﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَاءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَن يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحمُودًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۳؍جولائی ۲۰۰۱ء شمارہ ۲۸

۲۲؍ربیع الثانی ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۱۳؍وفا ۱۳۸۰ ہجری شمسی

مذاق میں بھی سچ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ آپ بھی ہم سے مذاق اور مزاح فرماتے ہیں تو حضور نے فرمایا:

”میں سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہتا“۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی المزاح)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں

تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں

”ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے، اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ دری کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ .... یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمتِ اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اُن کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے ﴿جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوقَ الَّذِينَ كَفَرُوا اِلٰى يَومِ القِيَامَةِ﴾ (آل عمران:۵۶) میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ بدکاری، فسق وفجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اُس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے۔ مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔ اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں“۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۸۔۳۵۰)

رحیمیت خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہے جو ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں

آنحضرت ﷺ اپنے شدید دشمنوں سے بھی نفرت نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو ان پر رحم آتا تھا

ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کی طرف نہیں جا رہا تو وہ مومن نہیں ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹؍جون ۲۰۰۱ء)

لندن (۲۹؍جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا ذکر ہے مختلف امور بیان فرمائے اور ان آیات میں مذکور دیگر اہم مضامین کی بھی ضروری وضاحتیں فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے تو 'جسے چاہئے' سے یہ مراد نہیں کہ وہ بغیر کسی مقصد کے فیصلہ کرتا ہے بلکہ چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اسے بخشا جائے اور بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کے ساتھ عذاب کا سلوک کیا جائے۔ سورۃ الحجرات کی آیت ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اجتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ......الخ﴾ کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک تحریر کے حوالہ سے فرمایا کہ بدظنی ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک گڑھے میں گرا دیتی ہے۔ سورۃ الطور کی آیات ۲۷ تا ۲۹ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ رحیمیت خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہے جو ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس طرح سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۲۸ کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک تحریر کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اعلیٰ ذاتوں سے چنتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے شدید دشمنوں سے بھی نفرت نہیں کرتے تھے بلکہ آپؐ کو ان پر رحم آتا تھا۔ آپ نہایت درجہ خواہشمند تھے کہ لوگ گند سے نجات پائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کی طرف نہیں جا رہا تو وہ مومن نہیں ہے۔ اگر ہر روز اس کی کوئی نہ کوئی برائی چھٹ کر الگ نہ ہو جائے اور کوئی خوبی نہ آ جائے تو اسے سمجھنا چاہئے کہ میرا قدم ترقی کی طرف نہیں اٹھ رہا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ انشاء اللہ صفت رحیمیت کے اس مضمون کے بعد آیات قرآنیہ کے حوالہ سے دیگر صفات کا ذکر آئندہ خطبات میں کیا جائے گا۔

پاکستان اور ہندوستان کے حکمرانوں کے لئے
مخلصانہ، اہم قیمتی مشورے

گلف کرائسز کے دوران سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات کے ایک سلسلہ میں قیام امن عالم کے سلسلہ میں مختلف اقوام اور ممالک وعالمی اداروں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر مبنی نہایت اہم، مفید اور قیمتی مشورے دیئے تھے مگر افسوس کہ ابھی تک کما حقہ سربراہان اقوام عالم نے ان کی طرف توجہ نہیں دی۔ حقیقت یہ ہے کہ کامل عدل و انصاف پر مبنی الٰہی تعلیم سے فیضیافتہ ان مشوروں پر عمل کئے بغیر دنیا میں حقیقی امن کا قیام ناممکن ہے۔ اب جبکہ پاکستان وہندوستان کے سربراہان مملکت ایک دوسرے سے ملاقات کر رہے ہیں ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ان دردبھری نصائح میں سے بعض اقتباس ذیل میں پیش کر رہے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اس خطۂ ارض کے حکمرانوں کو عدل وانصاف کے ساتھ معاملات کو طے کرنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں امن وامان قائم ہو اور بالخصوص غریبوں کی حالت میں سدھار پیدا ہو۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"تیسری دنیا کے ممالک کے لئے ہولناک خطرات درپیش ہیں۔ یورپ بھی جاگ رہا ہے اور امریکہ بھی جاگ رہا ہے اور ان سب کے اتحادی مقاصد تیسری دنیا پر اس طریق پر مکمل اقتصادی قبضہ کرنے کے ہیں کہ جس کے بعد صرف سسک سسک کر دم لینے والی زندگی باقی رہ جائے گی۔ عزت کے ساتھ دو وقت کی روٹی کھا کر زندہ رہنے کا تیسری دنیا کی قوموں کے لئے کوئی سوال باقی نہیں رہے گا۔ افریقہ کے بعض ممالک ہیں جو ابھی اس حالت کو پہنچ چکے ہیں کہ جہاں ان کے لئے سانس لینا بھی دوبھر ہو رہا ہے۔

اقتصادی تعاون اور باہمی مسائل کو حل کرنے کی ضرورت

پس اقتصادی تعاون کی بعض منڈیاں بننی ضروری ہیں۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان اور بنگلہ دیش اور سری لنکا، یہ ایک ایسا خطہ ہے جس میں قدرتی طور پر اقتصادی تعاون کی منڈی بنانے کا امکان موجود ہے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے اگر ان کے اندرونی مسائل حل ہوں۔ اگر اندرونی مسائل حل نہ ہوں تو نہ یہ اقتصادی منڈیاں بن سکتی ہیں نہ موجودہ تکلیف دہ صورتحال کا کوئی دوسرا حل ممکن ہے۔ موجودہ تکلیف دہ صورتحال سے مراد وہ صورت حال ہے جو میرے ذہن میں ہے کہ اس کے نتیجے میں آپ جب اس پر مزید غور کریں گے تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہونگے کہ ہمیشہ کے لئے تیسری دنیا کے ان ممالک کا اپنی مصیبتوں سے نجات پانے کا ہر رستہ بند ہوا ہوا ہے۔ ان کے لئے کوئی نجات کی راہ نہیں ہے اور آنکھیں بند کر کے یہ اسی طرز فکر پر قائم ہیں، اسی قسم کے مسائل کو حل کرنے کی ان کی کوششیں ہیں جن کے اندر حل ہونے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ ایسے بند رستے ہیں جن سے آگے گزرا جا ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ وہ مسائل یہ ہیں:

مثلاً کشمیر کا مسئلہ ہے۔ کشمیر کے مسئلے کے نتیجہ میں ہندوستان اور پاکستان میں جو رقابتیں پیدا ہو چکی ہیں ان رقابتوں کے نتیجہ میں یہ اتنی بڑی فوج پالنے پر مجبور ہیں کہ جس کے بعد دنیا کا کوئی ملک اقتصادی طور پر آزادی سے زندہ رہ نہیں سکتا۔ ساٹھ فیصدی سے زائد جس قوم کی دولت فوج پالنے پر خرچ ہو رہی ہو اس کے حصے میں دنیا میں وقار کی زندگی ہے ہی نہیں، اس کے لئے مقدر ہی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو اقتصادی لحاظ سے اپنی طاقت سے بڑھ کر دفاع پر خرچ کرتا ہے اسے بھیک مانگنا لازم ہے۔ اس کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ وہ اقتصادی لحاظ سے بھی دنیا سے بھیک مانگے اور فوجی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے بھی دنیا سے بھیک مانگے۔ پس ہندوستان اور پاکستان کو بھکاری بننے کی جو لعنت ملی ہوئی ہے یا اس لعنت میں وہ مبتلا ہیں کہ مشرق و مغرب جہاں بھی توفیق ملے وہ ہاتھ پھیلا کر پہنچ جاتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھیک دو تو اس کی بنیادی وجہ آپس کے یہ اختلافات ہیں۔ آخری قضیئے میں اس کے سوا کوئی صورت نہیں بنتی۔

پس مسئلہ کشمیر اور اس قسم کے دیگر مسائل کو حل کرنے کے نتیجے میں ان علاقوں میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ کچھ اور بھی چیزیں ہیں جن پر عمل درآمد ضروری ہے۔........ اقتصادی امداد نے ان کو بھکاری بنا دیا ہے اور بھکاری بننے کے بعد ان کی اقتصادی حالت سدھر سکتی ہی نہیں۔ ہر ملک کا یہی حال ہے۔ کیونکہ جس شخص کو جھوٹے معیار زندگی کے ساتھ چمٹ جانے کی عادت پڑ گئی ہو، جس شخص کو اپنے جھوٹے معیار زندگی کو بھیک مانگ کر قائم رکھنے کی عادت پڑ چکی ہو وہ نفسیاتی لحاظ سے اس قابل ہو ہی نہیں سکتا کہ اقتصادی طور پر اس میں خود اعتمادی پیدا ہو اور وہ خود کوشش کر کے اپنے حالات کو بہتر کرے۔ بالکل یہی حال قوموں کا ہوا کرتا ہے۔ آپ نے کبھی مانگنے والے انسان کو خوشحال نہیں دیکھا ہوگا۔ مانگنے والے انسان مانگتے ہیں، کھاتے ہیں پھر بھی برے حال میں رہتے ہیں۔ ہمیشہ ترستے ہی ان کی زندگیاں گزرتی ہیں۔ اور وہ لوگ جو قناعت کرتے ہیں وہ اس کے مقابل پر بعض دفعہ نہایت غریبانہ حالت سے ترقی کرتے کرتے بڑے بڑے مالدار بن جاتے ہیں۔

پس تیسری دنیا کی قومیں بدقسمتی سے ایک اور لعنت کا شکار ہیں اور وہ ہے قناعت کا فقدان۔ عزت نفس کا فقدان، ہاتھ پھیلانے کی گندی عادت اور اس عادت کے نتیجے میں معیار زندگی کا جھوٹا ہو جانا.........

مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی ضرورت

اگر ہم اندرونی مسائل کی طرف لوٹتے ہوئے بات شروع کریں تو کشمیر کے سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ تین حل ایسے ہیں جن پر غور ہونا چاہئے۔ موجودہ صورتحال تو ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ اگر یہ صورتحال مزید جاری رہی تو دونوں ملک تباہ ہو جائیں گے۔

اس مسئلے کا ایک حل تو یہ ہے کہ آزاد کشمیر اور جموں اور کشمیر کو پہلے یہ موقعہ دیا جائے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ تم تینوں مل کر اکٹھا رہنا چاہتے ہو یا آزاد کشمیر پاکستان کے ساتھ مل جائے اور جموں ہندوستان کے ساتھ مل جائے اور وادیٔ کشمیر الگ ہو جائے۔

دوسرا حل یہ ہو سکتا ہے کہ وادیٔ کشمیر الگ آزاد ہو اور یہ دونوں ملک الگ الگ آزاد ہوں۔ یعنی جموں الگ آزاد ہو اور جس کو ہم آزاد کشمیر کہتے ہیں یہ الگ آزاد ہو۔

تیسری صورت یہ ہے کہ یہ تینوں مل کر ایک ملک بنائیں۔

پس تین امکان ہوئے۔ آزاد کشمیر الگ ملک، جموں الگ ملک اور وادیٔ کشمیر الگ ملک۔ دوسری صورت تینوں کا ایک ملک اور تیسری صورت یہ کہ آزاد کشمیر پاکستان کے ساتھ مل جائے، جموں ہندوستان کے ساتھ مل جائے اور کشمیر ایک الگ ریاست کے طور پر نیا وجود حاصل کرے۔

یہ موقعہ تفصیلی بحث کا تو نہیں ہے۔ یہ فیصلہ تو ان قوموں نے خود کرنا ہے۔ ان کا ہی حق ہے لیکن میں جہاں تک سمجھا ہوں یہ تیسرا حل جو ہے یہ زیادہ موزوں رہے گا اور دیرپا رہے گا اور علاقے میں امن کے لئے بہت بہتر ثابت ہوگا۔ کیونکہ آزاد کشمیر کے لوگ ہم مزاج ہیں اور ایک جیسے مزاج کے لوگ ہیں جن کا وادی کے کشمیریوں سے مختلف مزاج ہے۔ وادی کے کشمیریوں کا ایک الگ مزاج اور ایک الگ تشخص ہے اور جموں کے لوگوں کا ایک بالکل جداگانہ تشخص ہے اور مذہبی لحاظ سے بھی وہ ہندوستان کے قریب تر ہیں۔ پس اگر استحکام چاہئے تو غالباً یہ حل سب سے اچھا رہے گا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ وہاں آزادی ہونی چاہئے کہ آزاد ملک اس بات کی ضمانت دے کہ کسی طاقتور ملک کے ساتھ الگ سمجھوتے کر کے ہندوستان اور پاکستان کے امن کے لئے خطرہ نہیں بن سکے گا۔ اس کے لئے آپس میں سمجھوتے سے باتیں طے کی جا سکتی ہیں۔ اگر یہ نہ کیا گیا اور اسی طرح سکھوں کے ساتھ صلح نہ کی گئی اور دیگر اندرونی مسائل طے نہ کئے گئے تو علاقے میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

..........پس پیشتر اس کے کہ دیگر قوموں کو فائدے کا موقعہ ملے آپ اپنے ملک کی اندرونی حالت کو درست کریں۔ اندرونی حالت کو بھی درست کریں۔ ہمسایوں کے ساتھ بھی تعلقات کو درست کریں اور اس کے نتیجہ میں آپ کو سب سے بڑا فائدہ یہ پہنچے گا کہ توجہ اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی طرف ہو جائے گی۔ آپس میں اشتراک عمل کے ساتھ ﴿تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ کی روح کے ساتھ مذہب کو بیچ میں لائے بغیر ہر اچھی چیز پر دوسری قوم کے ساتھ تعاون کے امکانات پیدا ہو جائیں گے اور فوج کا خرچہ کم ہو جائے گا اور فوج کا خرچ جتنا کم ہوگا اور اقتصادیات جتنی ترقی کرے گی اتنے ہی امکانات پیدا ہونگے کہ غریب کی حالت بہتر ہو جائے۔

..........انسانی تاریخ میں سب سے بڑا انسانی تعلقات کے خونی رشتوں پر غالب آنے کا دور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عہد میں آیا۔ بلاشبہ وہ ایک ایسا دور تھا کہ ہر خونی رشتہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا اور انسانی قدروں کو عظمت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اتنا بلند کر دیا تھا کہ مکارم الاخلاق پر آپ کا قدم تھا۔ وہ دور ہے جسے واپس لانے کی ضرورت ہے۔ یہ انسانی قدریں ہیں جو تیسری دنیا کو بچائیں گی۔ یہ قدریں تو آپ کے قدموں کے نیچے پامال ہو رہی ہیں اور خدا کی تقدیر بڑی قوموں کے نیچے آپ کو پامال کرتی چلی جا رہی ہے۔ کیوں خدا کی تقدیر کے اس اشارے کو آپ نہیں سمجھتے۔ افسوس ہے کہ دونوں ملک کشمیر کی جنت اپنانے کے لالچ میں اپنے ملکوں کے غرباء کو جہنم میں جھونکے ہوئے ہیں۔

پس تیسری دنیا میں جتنے دوسرے چاہیں حل اختیار کر لیں جب تک عزت نفس کو زندہ نہیں کیا جاتا، جب تک وقار کو زندہ نہیں کیا جاتا، جب تک احسان کے جذبوں کو زندہ نہیں کیا جاتا، جب تک تمام انسانی قدروں کی حفاظت کا عہد نہیں کیا جاتا اور اس عہد کو پورا کرنے کے سامان نہیں کئے جاتے، اس وقت تک تیسری دنیا کی تقدیر بدل نہیں سکتی اور تیسری دنیا آزاد نہیں ہو سکتی۔

امن بڑی قوموں کے طاقتور بادشاہوں یا ڈکٹیٹروں یا صدروں کے تحکمات سے تو قائم نہیں ہوا کرتا۔ امن تو لازماً توازن کے نتیجے میں قائم ہوگا اور توازن عدل سے پیدا ہوتا ہے بلکہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس تمام عالمی سیاست میں نئے توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس عہد کی ضرورت ہے کہ ہماری ہر انجمن، ہمارا ہر اتحاد، عدل کی بالادستی کے اصول پر قائم ہوگا.........اور پھر ایسے انتظام ہونے چاہئیں کہ عدل کی بالادستی کا واقعی کوئی نہ کوئی ذریعہ پیدا کیا جائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/مارچ ۱۹۹۱ء۔ خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ ۳۲۳۔۳۳۰)

آخری زمانہ کا مُصلح

(تیسری قسط)

اندرونی شہادت

ان ابتدائی و خارجی امور کے فیصلہ سے ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں کہ اس نبی آخرزمان کے دعویٰ کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں تا کہ ہر ایک منصف مزاج بلا لحاظ مذہب وملت اس امر کو مان سکے۔ واضح رہے کہ ایسی شہادت جو ہر حق جُو کو اطمینان دلا سکے وہ معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس غرض کے لئے ہم ایک معجزہ ہی پیش کرنے کے لئے منتخب کریں گے جس پر ایسا اعتراض نہیں عائد ہو سکتا، جو عام طور پر مسلمہ معجزات پر وارد ہو سکتا ہے۔

ڈیوڈ ہیوم نے معجزات پر ایک مضمون لکھا ہے اس مضمون میں وہ کہتا ہے "ساری تواریخ کے صفحات میں کسی معجزے کے مصدق کافی تعداد میں ایسے انسان نہیں پائے جاتے جن کی عقل، تحصیل علمی اور لیاقت اعتراضوں ں کے داغوں سے ایسی صاف ہو کہ جس سے ہمیں ان کی ذات کی نسبت کسی طرح کے غل و غش کا احتمال نہ ہو اور ایسا بے ریب خلوص اور صدق نیت رکھتے ہوں جس سے یقین ہو سکتا ہو کہ وہ دوسرے لوگوں کو گمراہی اور دھوکہ میں ڈالنے کے لئے حیلہ بازیوں کے ہر قسم کے اشتباہ سے بالاتر ہیں۔ اور لوگوں کی نظروں میں ایسے صاحب قبولیت اور عزت ہوں کہ اگر ان کا کوئی ایک جھوٹ بھی معلوم ہو جائے تو اس سے ان کی اس وقعت میں بہت فرق آنے کا اندیشہ ہو۔ اور ساتھ ہی اس کے ان واقعات کی شہادت دیتے ہوں جو ایسے پبلک طور پر اور ایسے مشہور حصہ دنیا میں واقع ہوئے ہوں کہ جہاں ان کے نقصوں کا معلوم ہونا ناممکن نہ ہو۔ یہی سب وہ ضروری حالات ہیں کہ جن سے کسی انسان کی شہادت پر ہمیں پورے طور پر اطمینان ہو سکتا ہے"۔

یہ فقرات ایک ایسے شخص کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں جو معجزات کا بڑا منکر ہے اور ان میں اس نے وہ تمام وجوہ جمع کر دئے جن سے کسی معجزہ پر اعتراض اور انکار عائد ہو سکتا ہے۔ معجزات کی حقیقت کا انکار کرنے کے لئے یا ان کے غلط ثابت کرنے کے لئے ان سے بڑھ کر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر جتنے مسیحی معجزات عیسائی دنیا میں مانے جاتے ہیں ان میں یہ تمام نقص بھی موجود ہیں اور پھر بھی وہ برابر اعجازی عزت دئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس جگہ ایک ایسا معجزہ بیان کرتے ہیں جس کے برخلاف کوئی بھی ایسا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اور جس سے ان دعاوی کی حقیقت بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے۔

جس معجزہ کے بیان کرنے کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا ثبوت ہر قسم کے اعتراض سے بری ہے کیونکہ جس شہادت پر اس کی بنیاد ہے وہ ایسے آدمیوں کی گواہی نہیں جن کی نسبت کسی حیلہ یا دوسروں کو گمراہ کرنے یا دھوکہ دینے کا منصوبہ بنانے کا گمان ہو سکے۔ یہ ایک مشہور و معروف کتاب میں لکھی ہوئی گواہی ہے جو پچیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا ہے کہ ہزارہا لوگوں میں شائع ہوئی اور اب تک اس کی اشاعت روزافزوں ترقی پر ہے۔ اس کتاب کا نام براہین احمدیہ ہے اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیف ہے اور چار دفعہ چھپ چکی ہے۔ اس کتاب کی چار جلدیں ہیں جو ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک کے عرصہ میں چھپیں۔ تیسری جلد ۱۸۸۲ء میں چھپی تھی اور اس کے صفحہ ۲۳۶ پر مصنف صاحب نے الہام الٰہی کی حقیقت کا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کامل الہام وہ ہوتا ہے جس میں امور غیبی پر بطور پیشگوئی انسان خدا کی طرف سے مطلع کیا جاتا ہے۔ اور صفحہ ۲۳۸ پر لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قسم کے الہامات سے مجھے شرف بخشا ہے۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

"اس الہام کی مثالیں ہمارے پاس بہت ہیں لیکن وہ جو ابھی اس حاشیہ کی تحریر کے وقت یعنی مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا ہے جس میں یہ امر غیبی بطور پیشگوئی ظاہر کیا گیا ہے کہ اس اشتہاری کتاب کے ذریعہ سے اور اس کے مضامین پر مطلع ہونے سے انجام کار مخالفین کو شکست فاش آئے گی اور حق کے طالبوں کو ہدایت ملے گی اور بدعقیدگی دور ہو گی اور لوگ خدا تعالیٰ کے القا اور رجوع دلانے سے مدد کریں گے اور متوجہ ہونگے اور آئیں گے وغیرہا من الامور"۔ اور ان الہامی کلمات میں سے بعض اس جگہ لکھے جاتے ہیں:

"اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوماً مَّا اُنْذِرَ اٰبَائُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِيْنَ قُلْ اِنِّی اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ...... هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَه بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّيْنِ كُلِّه...... يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِه وَلَو كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ. سَنُلْقِیْ فِی قُلُوبِهِمُ الرُّعْب اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰی اَمْرُالزَّمَان اِلَيْنا. اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ......وَيمكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰه وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْن......اَلَاۤ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. اَلَاۤ اِنَّ نَصرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ......يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْق. يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْق. يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیۤ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآء ......لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاكْتُبْ وَلْيُطْبَعْ وَلْيُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ...... وَاتْلُ عَلَيْهِمْ مَا اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّك. وَلَاتُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰه وَلَا تَسْئَم مِنَ النَّاسِ. اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّةِ. تَرٰی اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْع. يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ. رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ وَدَاعِيًا اِلَی اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا. اَمْلُوا"۔ ترجمہ: رحمٰن خدا نے خود تجھے قرآن اس لئے سکھلایا ہے کہ تو ان لوگوں کو ڈرسنائے جن کے باپ دادوں کو ڈر نہیں سنایا گیا اور کہ تو مجرموں کی راہ کھول کر بیان کردے۔ کہہ دو مجھے خدا نے اس منصب پر مامور فرمایا ہے۔ اور مَیں خدا کے حکم کو ماننے میں سب سے اول ہوں.........خدا ہی وہ پاک ذات ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث کیا کہ تا اس کا دوسرے تمام دینوں پر حُجج قاطعہ اور براہین ساطعہ سے غلبہ قائم کرے .... منکر لوگ آرزو کریں گے کہ اس نور کو جو خدا نے روشن کیا ہے اپنے منہ سے بجھادیں۔ لیکن خدا ضرور ضرور اپنے نور کو کامل کرے گا۔ ہم ان کے دلوں میں بہت جلد رعب القا کریں گے۔ جب خدا کی نصرت اور فتح آئے گی اور تمام معاملہ ہماری طرف پہنچے گا تو پھر کہا جائے گا کیا یہ سچ نہیں؟...... تیری مخالفت کے لئے وہ باریک تدبیریں کریں گے اور خدا ان کی ہلاکت کے لئے حکمت اور تدبیر سے کام فرمائے گا اور یہ یقینی بات ہے کہ ہر مدبر سے خدا بڑھ کر تدبیر کرنے والا ہے۔ دیکھو خدا کی رحمت یقیناً قریب ہے۔ دیکھو خدا کی نصرت یقیناً بہت جلد پہنچنے والی ہے۔ ہر ایک دور و دراز راہ سے تیری طرف نصرت آئے گی۔ ہر ایک دور دراز راہ سے لوگ تیری طرف اُمڈے چلے آئیں گے۔ خدا اپنے پاس سے تیری نصرت کرے گا۔ وہ لوگ جنہیں آسمان سے خدا وحی کرے گا تیری مدد کے لئے آئیں گے ...... خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے ان باتوں کو لکھ لو اور چھپوا کر تمام ملکوں میں شائع کردو...... اور جو کچھ تیرے خدا نے تجھ پر وحی کی ہے وہ لوگوں کو سنادو اور خلق اللہ سے چیں بجبیں نہ ہونا، نہ ہی ان سے جب وہ جوق در جوق تیرے پاس آویں تھکنا۔ تجھے اصحاب صُفّہ بھی دئے جائیں گے اور تجھے کیا ادراک ہے کہ اصحاب صُفّہ کیا ہونگے۔ وہ ایسے لوگ ہونگے کہ جن کی آنکھوں سے تُو آنسو بہتے دیکھے گا اور وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک بلانے والے کی آواز سن لی ہے جو ہمیں ایمان کی طرف دعوت کرتا ہے اور ایک دعی الی اللہ کی دعوت سن لی ہے جو چمکتا ہوا آفتاب ہے۔ یہ باتیں لکھ لو"۔

مصنف براہین احمدیہ کے کثیر التعداد الہامات میں سے تھوڑے سے الہام ہم نے اس جگہ بطور نمونہ لکھے ہیں جو انہیں خدا کی طرف سے ۱۸۸۲ء میں وحی ہوئے تھے اور اُس سال اُسی کتاب میں شائع بھی کر دئے گئے تھے۔ ان الہامات کا اردو میں ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ملہم کی آئندہ زندگی کا دوران کیسا ہو گا۔ ایسا ہی کتاب مذکور کی چوتھی جلد میں کئی پیشگوئیاں اسی قسم کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ یہ جلد اس سے دو سال بعد یعنی ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس موقع پر ہمیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے بھی چند پیشگوئیاں یہاں نقل کر دیں۔ چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۴۸۵ پر ذیل کی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے:۔

"چنانچہ کسی قدر عربی الہامات جو بعض عظیم الشان پیشگوئیوں اور احسانات الٰہیہ پر مشتمل ہیں ذیل میں مع ترجمہ لکھے جاتے ہیں تاکہ اگر خدا چاہے تو طالب صادق کو ان سے فائدہ ہو اور تا مخالفوں کو بھی معلوم ہو کہ جس قوم پر خداوند کریم کی نظر عنایت ہوتی ہے اور جو لوگ راہ راست پر ہوتے ہیں ان سے کیونکر خداوند کریم اپنے مکالمات اور مخاطبات میں بہ مہربانی پیش آتا ہے اور کیونکر ان تفصیلات سے پیش از وقوع اطلاع دے دیتا ہے جن کو اس نے لطیف راہ سے اپنے وقتوں پر تیار کر رکھا ہے"۔

اس تمہیدی عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصنف کتاب کو کامل یقین ہے کہ جو جو وعدے اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے کئے ہوئے ہیں وہ سب ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ پھر اس کے بعد کتاب مذکور میں الہامات شروع ہوتے ہیں اور یہ حاشیہ نمبر ۳ میں مندرج ہیں جو صفحہ ۵۶۲ تک جاتا ہے۔ ذیل میں ہم ان میں سے تھوڑے سے الہام مع اصل ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

(۱) اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِی وَ تَفْرِيْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاس۔

(۲) هَلْ أَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا۔ (صفحہ ۴۸۹)

۱...... تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آگیا ہے جو تیری مدد کی جاوے اور تجھ کو لوگوں میں مشہور کیا جائے۔

۲...... کیا انسان پر یعنی تجھ پر وہ وقت نہیں گزرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی تذکرہ نہ تھا یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تُو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار و حساب میں نہ تھا۔ یعنی کچھ نہ تھا۔

یہ گزشتہ تلطفات و احسانات کا اشارہ ہے تا محسن حقیقی کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے اور یہ ثابت کرے کہ ملہم جو اس وقت بالکل گمنام اور کسمپرسی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اور اس کو اپنے گاؤں سے باہر کوئی جانتا نہیں نہ تھا اس پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ اس کی شہرت اور عزت اور اس کی تعلیمات کا غلبہ تمام دنیا پر پھیل جائے گا۔

پھر صفحہ ۴۹۰ پر ہے:

"نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحْيِيْتَ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيْق. نُصِرْتُ وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاص. اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ. اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ"۔ یعنی تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا۔ اے صدیق تو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ یعنی امداد الٰہی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائیں گے اور ان کے دلوں پر یاس مستولی ہو جائے گی اور حق آشکار ہو جائے گا۔ مَیں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا سو

مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ مَیں زمین پر کرنے والا ہوں۔ یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ و بین الخلق واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں ہے۔ اور نہ وہ بجز قریش کے کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام میں مسلّم ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابو البشر ہے مراد نہیں۔ بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو اور روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے۔ گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں"۔

پھر اس کے بعد روحانی مرتبہ بیان فرمایا (صفحہ ۴۹۲، ۴۹۳) اس مشہور و معروف کتاب کے صفحوں کے صفحے ایسے الہامات سے بھرے ہوئے ہیں جو اس ملہم کی عظیم الشان آئندہ کامیابیوں کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ لیکن اس موقع پر ہم نے انہیں چند الہامات کے لکھنے پر اکتفا کیا ہے کیونکہ ہماری غرض یہ نہیں تھی کہ ہم سارے الہاموں کو اس موقع پر جمع کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ دو اقتباس ہی اس بات کے لئے کافی ہونگے کہ ہمارے ناظرین کو یہ بات ثابت ہو جائے کہ کس گمنامی کے زمانہ میں کیسی بڑی اور عظیم الشان کامیابیوں کی پیشگوئی ظاہر کی گئی ہے۔ ان واقعات کی بنا پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں ایسی عظیم الشان اور واضح اور صاف ہیں کہ جن کی نظیر موجود نہیں۔ وہ سب حقائق ہیں اور یہ حقائق ایسے ہیں کہ جو شخص ان کی صداقت کا ثبوت سمجھنے کے لئے ذرا بھی کوشش کرے تو اس پر اس کا کھل جانا بہت آسان ہے۔

یہ اس قسم کا معجزہ نہیں کہ جس کے دیکھنے اور تصدیق کرنے والوں پر کسی قسم کے اعتراضات ہو سکیں کیونکہ اس کی شہادت اور تصدیق زبانی نہیں بلکہ نہایت صاف اور واضح الفاظ میں تحریری تصدیق اور شہادت ہے جو چوتھائی صدی سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور جس کے بیان و الفاظ میں کوئی تغیر نہ واقعہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی غالی اور مداح کے مبالغہ کا رنگ کارگر ہو سکتا ہے۔ کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئیاں درج ہیں اس کی ہر جلد کے ٹائٹل پیج پر اور اس کے ہر اشتہار پر تاریخ ہائے اشاعت لکھی ہوئی موجود ہے۔ اور یہ ایک ایسی ثابت شدہ بات ہے کہ جس سے کوئی سمجھدار انسان انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کسی صاحب کے انکار کا جنون یہاں تک بڑھ گیا ہو اور اس کی اشاعت کے زمانہ کا مزید ثبوت حاصل کرنے کے درپے ہو تو وہ سرکاری کاغذات میں سے تسلی کر لیوے اور شہر لنڈن کے برٹش میوزیم میں دیکھ لیوے جہاں اس کی جلدیں موجود ہیں۔ براہین احمدیہ کوئی ایسی گمنام کتاب نہ تھی کہ جس کی اشاعت بھی ہو گئی ہو اور پبلک نے اس کو دیکھا بھی نہ ہو۔ بلکہ یہ ایک ایسی مشہور کتاب ہے کہ شائع ہوتے ہی سارے ہندوستان میں اس کی دھوم مچ گئی اور کئی مخالف اور موافق ریویو اس پر شائع ہوئے۔ یہ تو ایک پہلوان کی طرح ملک کے میدان میں کھڑے ہو کر سارے اہل مذہب کو للکار للکار کر پکار رہی تھی کہ جو کوئی چاہے میرا مقابلہ کرے اور اسلام کی تائید میں جو دلائل قرآن شریف سے مجھ میں لکھے ہیں انہیں توڑنے اور اپنے مذہب کی تائید میں اسی قسم کے زبردست دلائل دکھلانے میں کامیاب ہو تو دس ہزار روپیہ کا انعام مصنف سے پائے۔

پھر طرفہ یہ کہ اس مضمون کے ہزارہا اشتہارات اردو و انگریزی میں چھاپ کر سارے ہندوستان بلکہ ساری دنیا کے ہر ملت و مذہب کے لوگوں کو پہنچائے گئے۔ ان ساری باتوں سے پایا جاتا ہے کہ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں تھی اور یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ یہ اسی زمانہ میں شائع ہو چکی ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور مذکورہ بالا عظیم الشان پیشگوئیاں بھی اسی زمانہ میں شائع شدہ ہیں۔ اس لئے اس بات سے انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی کہ یہ پیشگوئیاں اسی طرح اس کے ساتھ ہی بکثرت شائع ہوئیں۔ اور ہر دشمن و دوست اپنے پرائے کے ہاتھ میں پہنچیں اور ایسے زمانہ میں پہنچیں جو آج سے پچیس سال پیشتر تھا۔

امر اشاعت کے بعد دوسرا امر دیکھنے والا ان پیشگوئیوں کا نفس مضمون ہے۔ ان میں خبر دی گئی ہے کہ مُلہم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب ہر دُور کی راہ سے لوگ اس کے پاس جوق در جوق آئیں گے اور ان زائرین کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ تھکا دینے والی ہو گی۔ یہ بھی خبر دی گئی کہ اس کی مخالفت کی جائے گی اور تمام مخالفت خدا کے دست قدرت سے دُور کی جائے گی۔ یہ پیشگوئیاں ایک معجزہ ہیں۔ اور اس امر کے مزید ثبوت کے لئے یہ امر دکھانا ضروری ہے کہ جس وقت ملہم نے اس کو بیان کیا تھا اس وقت نہ اس کا کوئی مرید تھا اور نہ ہی کوئی مخالف ایسا تھا جو اسے تباہ کرنے اور نیست و نابود کرنے پر تلا ہوا ہو۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے اور معجزہ کی تکمیل کو ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تمام باتیں جیسی کہی گئی ہیں اسی طرح ان کا پورا ہونا بھی ثابت کیا جائے۔ اس لئے ہم اب اس بارے میں عہدہ برآ ہونے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور سب سے پہلے امر اول کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

اس امر کے ثبوت میں جو شہادت موجود ہے وہ صرف چند ایسے آدمیوں کی شہادت نہیں جن کو اس کے ساتھ کسی نہ کسی قسم کا ذاتی تعلق ہے۔ نہ ہی وہ لوگ گواہی میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی نسبت کسی طرح سے ایسا گمان ہو سکتا ہو کہ ان کی نیت میں دوسروں کو دھوکہ اور گمراہی میں ڈالنا مرکوز تھا۔ یہاں تو کسی دوست کی شہادت پیش ہی نہیں کی جاتی بلکہ دشمنوں کی شہادت دی جاتی ہے۔ حضرت ممدوح کے خطرناک جانی دشمن اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جس وقت کتاب براہین احمدیہ اور اس کے مندرجہ مذکورہ بالا الہامات شائع کئے گئے تھے اُس زمانہ میں وہ کنج خلوت میں تنہا اور گمنام انسان تھا۔ اور یہ ایسا مسلمہ امر ہے کہ لاکھوں لوگوں نے طرح طرح سے مخالفت میں حیلہ سازیاں اور منصوبے کئے اور بہت کچھ ناحق باتیں بھی بنائیں لیکن اس امر کا کسی طرح سے انکار نہ کر سکے۔ علاوہ بریں جو الہامی عبارات اوپر درج کی گئی ہیں ان سے صاف طور پر عیاں ہو رہا ہے کیونکہ ان پیشگوئیوں کی اشاعت سے پہلے ایک عبارت موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان مبارک پیشگوئیوں میں اللہ تعالیٰ جو اپنے بندہ کو اس کی تائید کی خبریں پیش از وقوع بتلاتا ہے اور بڑے بڑے عمیق رازوں اور اسرار عالیہ کا بہت حیرت انگیز طور پر انکشاف فرماتا ہے، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جو شخص ان باتوں کو غور سے دیکھتا رہے اور صاف اور پاک نظر سے ان کی عظمت اور وقوع پر غور کرتا رہے اس کو بلا اختیار ایک ضروری اور جازم یقین سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں اور اسی کی عطا کردہ تائیدیں ہیں اور یہ کہ یہ تمام مواہب لدنیہ اور برکات و انوار الٰہیہ جن سے ہر ایک مذہب محروم ہو چکا ہے صرف اسلام ہی میں موجود اور محصور و محدود ہیں اور اس کے سوائے کہیں پائی نہیں جاتیں۔ ان کشوف اور الہامات کے اس قدر عرصہ دراز قبل از وقوع لکھنے کا یہ باعث تھا کہ جس وقت یہ آئندہ زمانہ میں پورے ہوں تو اس کی حقیقت حقّہ کو ہر ایک آدمی یقین کامل سمجھ لے کہ یہ بات عیاں ہو جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور اس کے بزرگ منہ کی باتیں ہیں۔ پس اس رنگ میں ان امور کا لکھنا خود ثابت کرتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں بطور ایک معجزہ کے پیش کی گئی تھیں۔ اور اگر ان کا پورا ہونا معجزہ نہ ہوتا تو اسی وقت یہ اعتراض کیا جاتا۔

انہی پیشگوئیوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس کی سخت مخالفت کی جائے گی۔ اور یہ امر محتاج بیان نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحبؑ کی جس قدر مخالفت کی گئی ہے اس کی نظیر صرف انبیاء کے حالات سے ہی مل سکتی ہے۔ کوئی پہلو مخالفت کا مخالفوں نے نہیں چھوڑا۔ اور ان پر الزام لگانے میں جھوٹ کی کسی شق کو اٹھا نہیں رکھا۔ اگر ان پیشگوئیوں کی اشاعت کے وقت حضرت ممدوح کا کوئی بھی مرید ہوتا تو کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ مخالف اس امر سے خاموش بیٹھے رہتے۔ لیکن وہ اس وقت ایسے گمنام تھے کہ جس مخالف نے اس وقت ان پیشگوئیوں کو دیکھا، سُنا اس نے مضحکہ اڑایا اور ٹھٹھا مارا۔ کیونکہ وہ ان کو امر محال اور ناممکن سمجھتے تھے۔ اور قیاس کیونکر ایسی باتوں کے کسی وقت پورا ہونے کو مان سکتا تھا۔ کیونکہ معمولی اس بات کا وجود بھی نہ تھا۔ قادیان جیسے گمنام گاؤں میں جہاں نہ کوئی دینی مکتب و مدرسہ تھا اور نہ کوئی ذریعہ حصول علوم موجود تھا اور نہ ہی وہ کسی مشہور و معروف شہر کا کوئی حصہ ہی تھا وہاں بیٹھے ہوئے ایک گمنام خلوت نشین درویش مزاج للکار کر کہہ رہا تھا کہ عنقریب ایک وقت آنے والا ہے کہ میری زیارت کے لئے، میری خدمت کے لئے، مجھ سے فیض حاصل کرنے کے لئے چار اطراف عالم سے لوگ بھاگے چلے آویں گے اور بہت کثرت سے آویں گے۔ ایسی حالت میں اس پر مضحکہ نہ اڑایا جاتا تو اور کیا کیا جاتا، کون مان سکتا تھا کہ ایسی باتیں کبھی پوری ہو سکیں گی۔

اور ایک تیسری بات بھی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ ان پیشگوئیوں کے بیان کرنے کے وقت حضرت ممدوح ایک گمنام انسان تھے جنہیں شہرت جانتی ہی نہ تھی۔ اور کوئی ان کا مرید اور ساتھی نہ تھا۔ یہ وہ شہادت ہے جو خود مضمون الہامات سے ملتی ہے۔ ہم نے ابھی کچھ حصہ اس کا اوپر دونوں پیشگوئیوں کے ذکر میں لکھ دیا ہے جن میں سے ایک میں لکھا ہے کہ وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ جب لوگوں میں تُو پہچانا جائے گا۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ اُس وقت لوگ آپ کو نہ جانتے تھے۔

ایک اور الہام سے آپ کا تنہا اور گمنام ہونا ثابت ہوتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ "هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا...... الخ" "یعنی کیا تجھ پر وہ وقت نہیں آیا کہ جب تیرا ذکر ہی دنیا میں نہ تھا"۔ یعنی کوئی نہ جانتا تھا کہ تُو کون ہے۔ اس الہام میں ملہم کو اپنی موجودہ حالت آئندہ کامیابی کے زمانہ میں یاد کرائی گئی ہے۔

ایسا ہی ایک اور الہام ہے جس میں بطور دعا یہ پیشگوئی درج ہے اور وہ یہ ہے "رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ"۔ "یعنی اے میرے خدا مجھے تنہائی کی حالت میں نہ رہنے دیجو اور تُو تو خیر الوارثین ہے"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت ملہم تنہا اور گمنام تھا۔

اب صرف اس بات کا ثابت کرنا باقی ہے کہ آیا فی الحقیقت یہ پیشگوئیاں وقوع میں آئیں اور پوری ہوئیں یا نہیں؟ یہ ایک ایسی عیاں بات ہے کہ جو مزید ثبوت کی محتاج نہیں۔ حضرت ممدوح نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس کا نام سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے اور یہ سلسلہ قریباً دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلا ہوا ہے اور ہر ایک آدمی اس سے واقف ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس بات پر اطمینان نہ ہو اور آفتاب کی طرح عیاں حقیقت پر مزید ثبوت چاہتے ہوں، وہ خود اس کی تحقیقات کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اس گمنام اور تنہا شخص کے مریدوں کی تعداد اب کئی لاکھ ہو گئی ہے اور دن بدن ترقی پر ہے۔ لوگ جوق در جوق اطراف عالم سے ہر روز قادیان میں حضور ممدوح کی خدمت میں چلے آتے ہیں اور برکت صحبت اور دیدار سے شرف فیض حاصل کرتے ہیں اور کئی مرتبہ سال میں اس قدر جم غفیر جمع ہو جاتا ہے کہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے بڑھاتے ہی انسان تھک جاتا ہے۔ اور یہ حال دیکھ دیکھ کر خدا کے کلمات "لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ" آفتاب نصف النہار کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں پورا ہوتے دیکھ کر ایمان و عرفان

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے جن میں صفت رحیم کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات میں مذکور اہم مضامین اور مسائل کی پر معارف تشریحات

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خط لکھنے والوں کے لئے اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۸؍جون ۲۰۰۱ء بمطابق ۸؍احسان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ. ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ . اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً. وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴾(الشعراء :۱۲۰ تا ۱۲۳)

پس ہم نے اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔ حضرت نوح کی کشتی مراد ہے۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر تو آپ بارہا سن چکے ہیں اس کے غرق ہونے میں ایک ایسا نشان تھا جو باقی رہنے والا ہے اور حضرت نوحؑ کی کشتی کی تلاش آج تک بھی جاری ہے کیونکہ بعض علامتیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کشتی محفوظ رہی ہے اور آئندہ کے لئے نشان بننے والی تھی۔ بہر حال اس کشتی کی تلاش تو اپنی جگہ جاری رہے گی یہاں اتنا ذکر قرآن فرما رہا ہے کہ نوحؑ کے انکار کرنے والے اکثر مومن نہیں تھے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور ان کو غرق کر دینے سے اللہ کی شان عزیزیت ظاہر ہوتی ہے۔ بہت غالب ہے بہت بڑے غلبہ والا ہے لیکن بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ چنانچہ نوح کی قوم میں سے جو بچ گئے ان پر رحم فرمایا گیا اور ان سے آئندہ نسلیں چلیں۔

دوسری آیات سورۃ الشعراء ۱۹۰ تا ۱۹۲ ہیں۔ ﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ انہوں نے اس کو جھٹلا دیا تو ان کو ایک سایہ دار عذاب نے آپکڑا جس نے دیر تک سایہ کئے رکھا۔ ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾ یہ ایک بہت بڑے دن کا عذاب تھا۔ ﴿اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ اس میں بھی ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے بھی اکثر مومن نہیں تھے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اب یہاں بھی ﴿رَبَّكَ﴾ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت چلی گئی ہے کہ تیرا رب بہت غلبہ والا اور عزت والا ہے اور وہی ہے جو بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ باوجود اس کے کہ غالب عذاب نے ان کو سایہ کی طرح ڈھانپ لیا تھا، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ان کو جنہوں نے توبہ کی توفیق پائی نجات بخشی اور اپنے بار بار رحم کرنے کا ثبوت عطا فرمایا۔

سورۃ الشعراء کی آیات نمبر ۲۱۵ تا ۲۲۰ ہیں ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ اور اپنے قریب کے خاندان کو ڈرا۔ ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ لیکن ان میں سے بھی جو مومن ہیں ان کے لئے اپنی رحمت کا پر بھی جھکا دے ﴿فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّي بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ پس اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے کہ مَیں اس سے جو تم کرتے ہو بری الذمہ ہوں ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ﴾ اور اللہ پر توکل رکھ جو بہت عزت والا اور دائمی غلبہ والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

﴿اَلَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ﴾ وہ جو تجھے دیکھتا ہے جب تُو کھڑا ہوتا ہے ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ﴾ اور سجدہ میں تیرا خدا کے حضور الٹ پلٹ ہونا بھی خدا کی نگاہ میں رہتا ہے۔ تیری بے قراری کو سجدوں میں دیکھتا ہے۔ تقلّب سے مراد یہاں بے قراری ہے۔ (سورۃ الشعراء نمبر ۲۱۵ تا ۲۲۰)۔ اس میں بھی کامل غلبہ کا اور بار بار رحم فرمانے کا ذکر فرمایا گیا ہے اور توکل کر اس پر جو تجھے دیکھ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ پر توکل کی تلقین فرمائی جا رہی ہے جو سجدوں میں رسول اللہ ﷺ کی بیقراری پر نظر رکھتا تھا۔

اس بارہ میں ایک حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپؐ نے قریش کو جمع کیا۔ پھر بعض کو نام لے کر خطاب فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: اے قریش! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں اللہ کے حضور تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی قُصیّ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہاں بار بار جو دہرایا گیا ہے میں کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا اس سے مراد یہ ہے کہ میرا اللہ ہی ہے جو میری خاطر تمہیں ہدایت بھی دے سکتا ہے اور تمہیں اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ یہ میری طاقت نہیں بلکہ میرے ربّ کی طاقت ہے۔ اس آیت کریمہ میں عزیز رحیم پر توکل کرنے کا ارشاد ہے کہ تیرا رب بہت ہی غالب، عزت والا، دائمی غلبہ والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی ہی میں آپ کے خاندان کے اکثر لوگ نجات پاگئے اور ان پر بار بار رحم فرمایا گیا اور بہت کم بد قسمت ایسے تھے جن کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی تھی۔

اب حضرت موسیٰ کے سونٹے کا ذکر ملتا ہے سورۃ النمل آیات ۱۱، ۱۲ میں ﴿وَاَلْقِ عَصَاكَ . فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ﴾ اور اے موسیٰ تو اپنا سونٹا پھینک، جب اس نے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہا ہے ﴿وَلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ﴾ وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا ﴿وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ اور یہاں تک کہ مڑ کے بھی نہ دیکھا۔ ﴿يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ﴾ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ خوف نہ کر ﴿اِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ میرے حضور میں تو وہ جن کو میں بھیجتا ہوں خوف نہیں کھایا کرتے ﴿اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا﴾ لیکن اس کے باوجود جو ظلم کرے پھر اپنے ظلم کو احسن چیز میں یا احسن خلق میں یا احسن عمل میں بدل دے ﴿بَعْدَ سُوْٓءٍ﴾ اپنی برائی کے بعد ﴿فَاِنِّي غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پھر وہ دیکھے گا کہ مَیں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہوں۔

پھر سورۃ النمل کی آیات ۳۰ تا ۳۲ ہیں۔ ﴿قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ﴾ اس نے کہا (یعنی ملکہ سبا نے) کہ اے میرے بڑے لوگو! اور سردارو! ﴿اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ﴾ میری طرف ایک بہت معزز کتاب بھیجی گئی ہے۔ کتاب سے مراد یہاں خط ہے، کتاب خط کو بھی کہتے ہیں کہ میری طرف ایک بہت معزز خط بھیجا گیا ہے ﴿اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ﴾ وہ سلیمان کی طرف سے ہے ﴿وَاِنَّهٗ﴾ اور وہ یہ ہے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے ﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ یہ کہ تم مجھ سے بغاوت نہ کرو، میرے خلاف فوج کشی نہ کرو ﴿وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ اور میرے پاس مسلمان ہونے کی حالت میں آ جاؤ۔ پس اس کے دربار کے بڑے بڑے درباری تھے انہوں نے سرکشی کا مشورہ دیا تھا مگر ملکہ سبا صاحبِ فہم عورت تھی اس نے کہا مجھے تو یہ خط آیا ہے جو بہت ہی معزز خط ہے اور اس میں مجھے تلقین کی گئی ہے کہ میرے خلاف سرکشی نہ کرنا۔

اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بہت ہی عمدہ نکات بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"زمانہ نے بہت ترقی کی ہے اور آج کل کی تہذیب کو انسانی ترقیات کا انتہائی زینہ قرار دیا جاتا ہے اور جن باتوں پر ناز ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خطوط میں بے سروپا طویل طویل القاب ہیں"۔ یعنی لوگوں کے خطوط میں بے سروپا طویل طویل القاب ہوتے ہیں۔ "مشکل ترکیبیں ہوتی ہیں جن کے مبتداء کی خبر دوسرے ورق پر جاکر نکلتی ہے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے تیرہ سو سال سے پہلے ایک خط کا نمونہ دیا ہے جو کئی سو برس پہلے کا ہے اور حقیقی مہذب گروہ کے ایک ممبر کو لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہے ﴿اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ. وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ "وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم فرمانے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ﴾ کہ دیکھو میرے خلاف سرکشی نہ کرنا اور میرے پاس فرمانبردار ہوتے ہوئے واپس آجاؤ۔ "اس سے زیادہ مختصر نویسی پھر جامع مانع کلمات اور عمدہ طرز تحریر اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس نمونہ پر حضرت نبی کریم ﷺ کے خطوط ہیں"۔ اب یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک شاندار نکتہ اس میں سے نکالا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اپنے خطوط بھی جو بادشاہوں کی طرف لکھے گئے تھے وہ بہت اختصار کے ساتھ ہیں مگر جامع مانع ہیں۔ ان پر نہ زیادتی ہو سکتی ہے الفاظ کی، نہ کمی ہو سکتی ہے۔ پورے مضمون پر حاوی ہوتے ہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خطوط کی اصلیت کی پہچان ہے۔

سورۃ القصص میں آیت نمبر ۱۷ میں ہے ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَلَهٗ. اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ اس نے کہا اے میرے ربّ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے ﴿فَغَفَرَلَهٗ﴾ پس اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ ﴿اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ یقیناً وہی ہے جو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں: "قرآن شریف بہت سی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے جیسا کہ روم اور ایران کی سلطنت کی نسبت ایک زبردست پیشگوئی قرآن شریف میں موجود ہے اور یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جب کہ مجوسی سلطنت نے"۔ مجوسی جو مشرک سلطنت تھی اس نے "ایک لڑائی میں رومی سلطنت پر فتح پائی تھی اور کچھ تھوڑی سی زمین ان کے ملک کی اپنے قبضہ میں کرلی تھی۔ تب مشرکین مکہ نے فارسیوں کی فتح اپنے لئے ایک نیک فال سمجھی تھی اور اس سے یہ سمجھا تھا کہ چونکہ فارسی سلطنت مخلوق پرستی میں ہمارے شریک ہے ایسا ہی ہم بھی اس نبی کا استیصال کریں گے جس کی شریعت اہل کتاب سے مشابہت رکھتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ پیشگوئی نازل فرمائی کہ آخرکار رومی سلطنت کی فتح ہوگی اور چونکہ روم کی فتح کی نسبت یہ پیشگوئی ہے اس لئے اس سورت کا نام سورۃ الروم رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ عرب کے مشرکوں نے مجوسیوں کی سلطنت کی فتح کو اپنی فتح کے لئے ایک نشان سمجھ لیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں یہ بھی فرمادیا کہ جس روز پھر روم کی فتح ہوگی اس روز مسلمان بھی مشرکوں پر فتحیاب ہونگے، چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا"۔

اب یہ جو پیشگوئی ہے یہ ہجرت سے پہلے کی ہے اور بعد ہجرت، جیسا کہ پیشگوئی میں فرمایا گیا تھا تین سال کے بعد اور نو سال کے اندر اندر، یہ عظیم الشان واقعہ رونما ہوا یعنی مسلمانوں کو مشرکین پر فتح نصیب ہوئی اور بادشاہ روم کو مجوسی سلطنت ایران کے اوپر فتح نصیب ہوئی۔ یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس بارہ میں قرآن شریف کی آیت یہ ہے ﴿الٓمّٓ. غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (الروم: ۲ تا ۵) (ترجمہ) مَیں خدا ہوں جو سب سے بہتر جانتا ہوں۔ رومی سلطنت بہت قریب زمین میں مغلوب ہو گئی ہے اور وہ لوگ پھر نو سال تک، تین سال کے بعد"۔ یعنی نو سال سے پہلے پہلے اور تین سال کے بعد۔ "مجوسی سلطنت پر غالب ہو جائیں گے۔ اُس دن مومنوں کے لئے بھی ایک خوشی کا دن ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تین سال کے بعد نو سال کے اندر پھر رومی سلطنت ایرانی سلطنت پر غالب آگئی اور اسی دن مسلمانوں نے بھی مشرکوں پر فتح پائی کیونکہ وہ دن بدر کی لڑائی کا دن تھا جس میں اہلِ اسلام کو فتح ہوئی تھی"۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۰)

ایک اور اقتباس ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا:

"حدیثوں سے ثابت ہے کہ روم سے مراد نصاریٰ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں پھر اسلامی ممالک کے کچھ حصّے دبالیں گے اور اسلامی بادشاہوں کے ممالک اُن کی بدچلنیوں کے وقت میں اُسی طرح نصاریٰ کے قبضے میں آجائیں گے جیسا کہ اسرائیلی بادشاہوں کی بدچلنیوں کے وقت رومی سلطنت نے اُن کا ملک دبالیا تھا۔ پس واضح ہو کہ یہ پیشگوئی ہمارے اس زمانہ میں پوری ہو گئی۔ مثلاً روس نے جو کچھ رومی سلطنت کو خدا کی ازلی مشیّت سے نقصان پہنچایا، وہ پوشیدہ نہیں۔ اور اس آیت میں جبکہ دوسرے طور پر معنے کئے جائیں غالب ہونے کے وقت میں روم سے مراد قیصر روم کا خاندان نہیں کیونکہ وہ خاندان اسلام کے ہاتھ سے تباہ ہو چکا بلکہ اس جگہ بروزی طور پر روم سے روس اور دوسری عیسائی سلطنتیں مراد ہیں جو عیسائی مذہب رکھتی ہیں۔ یہ آیت اوّل اِس موقع پر نازل ہوئی تھی جبکہ کسریٰ شاہِ ایران نے بعض حدود پر لڑائی کر کے قیصر شاہِ روم کو مغلوب کر دیا تھا۔ پھر جب اس پیشگوئی کے مطابق ﴿بِضْعِ سِنِیْنَ﴾ میں قیصرِ روم شاہ ایران پر غالب آگیا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿غَلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ......الخ﴾ جس کا مطلب یہ تھا کہ رومی سلطنت اب تو غالب آگئی ہے مگر پھر ﴿بِضْعِ سِنِیْنَ﴾ میں "(یعنی تین سے نو سال کے عرصہ میں)" اسلام کے ہاتھ سے مغلوب ہوں گے۔ مگر باوجود اس کے کہ دوسری قراءت جس میں غَلَبَتْ کا صیغہ ماضی معلوم تھا اور سَیُغْلَبُوْنَ کا صیغہ مضارع مجہول تھا مگر پھر بھی پہلی قراءت جس میں غُلِبَتْ کا صیغہ ماضی مجہول تھا اور سَیَغْلِبُوْنَ مضارع معلوم تھا منسوخ التِّلاوت نہیں ہوئی بلکہ اسی طرح جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کو قرآن شریف سناتے رہے"۔ اب یہ جو مسئلہ ہے یہ اہل علم پر تو روشن ہو جائے گا جو اس لغت کی اصطلاحوں کو سمجھتے ہیں مگر عام احمدیوں پر اس کو کھولنے کے لئے زیادہ وقت چاہئے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریر جیسے تھی وہی مَیں نے پڑھ کے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ تو اس آیت کریمہ کی دو تلاوتیں تھیں یعنی قراءتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں قراءتوں کو باقی رکھا اور دونوں قراءتوں کے لحاظ سے یہ مضمون بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اس سے "ثابت ہوا کہ ایک مرتبہ پھر مقدّر ہے کہ عیسائی سلطنتِ روم کے بعض حدود کو پھر اپنے قبضہ میں کرلے گی۔ اِسی بنا پر احادیث میں آیا ہے کہ مسیحؑ کے وقت میں سب سے زیادہ دنیا میں روم ہوں گے یعنی نصاریٰ۔ اس تحریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ قرآن اور احادیث میں روم کا لفظ بھی بروزی طور پر آیا ہے یعنی روم سے اصل روم مراد نہیں بلکہ نصاریٰ مراد ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۷۔۳۰۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور آج کل نصاریٰ کا عروج ہے اور بڑی کثرت سے ہر طرف پھیل گئے ہیں۔ انہوں نے کس پر غلبہ پایا ہے۔ غلبہ یہود پر پایا ہے جو موحدّ تھے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ غلبہ یہود پر پانے کے باوجود درپردہ یہودی عیسائیوں سے وہ کام کرواتے ہیں جو خود نہیں کر سکتے۔ پس یہ بھی ایک عجیب نکتہ ہے جو اس زمانہ میں ہمارے سامنے کھلا ہے کہ عیسائیت کو غلبہ ملا ہے ساری دنیا میں اور یہود عیسائیت کی معرفت غلبہ حاصل کر رہے ہیں اور یہ غلبہ اب ان کو ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ ﴿مَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ﴾ ہونے کی وجہ سے وہ خدا کے غضب کے نیچے بھی ہیں اور دنیا کے غضب کے نیچے بھی ہمیشہ رہے ہیں اور آئندہ بھی دوبارہ پھر اسی غضب کے نیچے آنے والے ہیں۔ پس بعض لوگ مایوس ہو جاتے ہیں کہ ابھی تک تو فلسطینیوں کا کچھ نہ بنا اور یہودی ان پر جیسے چاہیں مظالم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایک دفعہ نہیں بارہا ماضی

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

میں پوری ہو چکی ہے۔ اتنی بار اور اس شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے کہ اس پر شک کرنا ایک حماقت ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو نازی جرمنی کے زمانہ میں کس شان سے پوری ہوئی تھی۔ یہود نے جرمنی کی اقتصادیات پر مکمل غلبہ پالیا تھا، اس کی اقتصادیات کے علاوہ اس کی سیاست پر اور اس کی صنعتوں پر، ہر چیز یہود کے قبضۂ قدرت میں چلی گئی تھی۔ اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہودی اسی قوم کے مغلوب ہو جائیں گے جس قوم پر اس نے بڑے زور اور جبر کے ساتھ تسلط کر لیا تھا۔ لیکن جنہوں نے نازی تاریخ کو پڑھا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح نازیوں نے یہود پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے اتنے مظالم کئے کہ آج تک یہودی ان مظالم کا رونا روتے ہیں اور یہودیوں کے بیان کے مطابق دس لاکھ یہودی وہاں قتل وغارت کئے گئے۔ اب یہ جو اعداد و شمار ہیں مبالغہ ہی سہی مگر اس میں شک نہیں کہ بہت بڑی تعداد یہودیوں کی بہت ظالمانہ طور پر جرمنی میں قتل کی گئی یہاں تک کہ Death Chambers میں انہیں مارا گیا، زہریلی گیس چھوڑی جاتی تھی جس سے دم گھٹ کر اور اس کے زہر سے مغلوب ہو کر یہودیوں کی جانیں نکل جاتی تھیں۔ پھر ان کے بچوں پر بھی ظلم کیا گیا، ان کے بچوں کو بھی مارا گیا، ان کی عورتوں پر بھی ظلم کیا گیا، ان کی عورتوں کو بھی مارا گیا اور بہت ہی مشکل کے ساتھ کچھ یہودی بچ بچا کر انگلستان کی پناہ میں آ گئے۔

تو یہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی پیشگوئی ہے اس میں مغضوب کا جو لفظ ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ یہود پر خدا کا بھی غضب نازل ہوتا ہے اور لوگوں کا بھی غضب نازل ہوتا ہے۔ ساری تاریخ بھری پڑی ہے اس بات سے۔ پس اب مسلمانوں کے لئے کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ فلسطین میں بھی کچھ نہ کچھ ہوگا ضرور، ہم تو منتظر ہیں وہ بھی دیکھ لیں تاریخ کس کے ساتھ ہے۔ تاریخ مسلمانوں کے ساتھ ہے لازماً ان پر ایک دفعہ پھر غلبہ ملے گا لیکن خدا کے صالح بندوں کو اور اس سے میں استنباط کرتا ہوں کہ یہ غلبہ احمدیت کو نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ فرمایا عزیز رحیم ہے خدا، بار بار رحم بھی فرماتا ہے اور بہت غالب اور دائمی غلبہ والا ہے۔

ایک اور آیت کریمہ ہے ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ﴾ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لئے اس کے سینہ میں دو دِل نہیں رکھے۔ یعنی اگر ایک سے محبت ہے تو بیک وقت دوسرے سے محبت نہیں ہو سکتی۔ ہوگی تو وہ کم درجہ کی ہوگی، ایک ہی محبت غالب رہتی ہے۔ فرمایا ہم نے انسان کے سینہ میں دو دِل نہیں رکھے اور اسی طرح ﴿مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ﴾ اور وہ عورتیں، تمہاری بیویاں جن کو تم اپنے اوپر حرام کرنے کے لئے اپنی مائیں کہہ دیا کرتے ہو، وہ تمہاری مائیں نہیں بن سکتیں۔ تمہاری مائیں تمہاری ہی مائیں ہیں۔ ﴿وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ﴾ اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا اصلی اور سچا بیٹا نہیں بنایا ﴿ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ﴾ یہ تو سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ ﴿وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ﴾ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہ سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ وہ جو یتیم جنگوں کے بعد تمہارے قبضہ میں آتے ہیں ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو، ان کو اپنا بیٹا قرار نہ دیا کرو۔ ﴿فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ﴾ اگر تمہیں ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں ﴿فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ تو پھر وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں ﴿وَمَوَالِيْكُمْ﴾ اور وہ تمہارے دوست ہیں دین کے معاملہ میں بھی ﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ﴾ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس معاملہ میں جس میں تم پہلے غلطی کر چکے ہو ﴿وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ﴾ لیکن تمہارے دل اگر کوئی گناہِ عمد کریں گے تو پھر وہ پکڑے جائیں گے ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اور یاد رکھو کہ ان سب باتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی بخشش کرنے والا پاؤ گے اور بار بار رحم فرمانے والا۔ (سورۃ الاحزاب آیات ۵،۶)

اس کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے کسی کے پیٹ میں دو دل نہیں بنائے۔ پس اگر تم کسی کو کہو کہ تُو میرا دل ہے تو اس کے پیٹ میں دو دل نہیں ہو جائیں گے۔ دل تو ایک ہی رہے گا۔ اسی طرح جس کو تم ماں کہہ بیٹھے وہ تمہاری ماں نہیں بن سکتی اور اسی طرح خدا نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو حقیقت میں تمہارے بیٹے نہیں کر دیا۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا سچ کہتا ہے اور سیدھی راہ دکھلاتا ہے۔ تم اپنے منہ بولے بیٹوں کو اُن کے باپوں کے نام سے پکارو۔ یہ تو قرآنی تعلیم ہے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اپنے پاک نبی کا نمونہ اس میں قائم کر کے پرانی رسم کی کراہت کو دلوں سے دُور کر دے۔ سو یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا کہ آنحضرت ﷺ کے غلام آزاد کردہ کی بیوی کی اپنے خاوند سے سخت ناسازش ہو گئی" یعنی اَن بَن ہو گئی۔ "آخر طلاق تک نوبت پہنچی۔ پھر جب خاوند کی طرف سے طلاق مل گئی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیوندِ نکاح کر دیا"۔ (آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۵۸،۵۹)

اس آیت کریمہ میں گزشتہ علماء نے بہت ہی زیادہ ظلم سے کام لیا ہے کیونکہ وہ اس کی تشریح میں یہ کہتے ہیں کہ طلاق کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ ایک دفعہ بغیر سلام کئے، بغیر آواز دئے اس گھر میں داخل ہو گئے جو زید کا گھر تھا اور اس وقت حضرت زینب کو ننگی حالت میں دیکھ لیا اور نعوذ باللہ من ذلک ان پر آپ عاشق ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو پڑھ کر یہ فیصلہ کیا کہ اس کی طلاق ہو جائے اور منہ بولے بیٹے کی بات بنالی کہ یہ تو یونہی منہ کی باتیں ہوتی ہیں شادی کر لی۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت زینبؓ نے آپؐ کی خاطر، آپ کے دل کو خوش کرنے کے لئے آپؐ کے غلام سے شادی کر لی تھی جو عرب باغیرت اہل مکہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایک بہت ہی مکروہ فعل تھا۔ مکہ کی معزز عورت کا ایک غلام سے شادی کر لینا سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا تھا تو چونکہ حضرت زینبؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی دلداری کی خاطر آپؐ کے حکم سے سرِ مُو فرق نہ کیا اور آپ کے فرمانے کے مطابق شادی کر لی تھی اس لئے جب طلاق ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں اس کا بہت غم تھا اور محسوس ہوتا تھا کہ میرے کہنے میں اس بیچاری نے سزا پائی ہے۔ پس اس وجہ سے آپؐ نے اس سے شادی کی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آپ کا پیوند نکاح کر دیا۔

سورۃ الاحزاب ہی کی ایک اور آیت ہے ﴿وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ کہ مومنوں میں سے ایسے مردانِ خدا ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد باندھا اسے سچا کر دکھایا۔ ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ پس ان میں سے بہت سے ہیں جنہوں نے اپنے عہد کو سچا کر دکھایا اور بہت سے ہیں جو ابھی انتظار کی حالت میں ہیں۔ ﴿وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ اور انہوں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں کی اپنے اطوار میں ﴿لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ﴾ یہ اس لئے تھا تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کی وجہ سے، صادقین کو ان کے صدق کی وجہ سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ﴿وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ﴾ اور اگر چاہے تو منافقین کو ان کے نفاق کی وجہ سے سزا دے ﴿اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ﴾ یا ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے اُن پر جھکے، اس نیت سے کہ ان کی توبہ قبول کر لی جائے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیات ۲۴،۲۵)

تو اس میں بھی دیکھیں کہ فرمایا جا رہا ہے کہ منافقین کے دل کا حال خدا جانتا تھا کہ جھوٹے ہیں اس کے باوجود ان سے یہ نہیں فرمایا کہ تم سب کو اللہ تعالیٰ تباہ کر دے گا بلکہ فرمایا کہ جن سے اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے توبہ قبول کرتے ہوئے ان پر جھک جائے گا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ان آیات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی ﷺ سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپؐ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ ان کی نسبت آیا ہے ﴿مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے، اپنی جانیں اپنے وعدوں کے مطابق پیش کر چکے اور وہ قبول کر لی گئیں اور بعض ابھی تک انتظار میں بیٹھے ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت ﷺ کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت ﷺ کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضور ﷺ کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت ﷺ کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ مَیں آنحضرت ﷺ سے محبت رکھتا ہوں مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی"۔

(الحکم۔ جلد ۸، نمبر ۷۔ بتاریخ ۲۴/فروری ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۲)

اب شیعوں کا بھی اس میں بہت بڑا عظیم الشان ردّ فرمایا گیا ہے۔ اس آیت کریمہ سے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے وہ اس کے صحابہ سے بھی محبت کرتا ہے۔
پھر فرمایا:

"صحابہ رضوان اللہ علیہم یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اُسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ اِن ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔ قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے، اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی آنحضرت ﷺ کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اِس طرح پر بیان فرمایا ہے: ﴿مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ یعنی بعض ان میں سے شہادت پاچکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اِس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اِس قدر مال و دولت ملے" یعنی یہ ان کی خواہش نہیں تھی کہ ہماری عمریں لمبی ہوں اور مال و دولت ملے۔ "اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ مَیں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت ﷺ کی قوّت قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمدٍ وَّ علیٰ آلِ محمدٍ و بارِك وسلِّمْ اِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ"۔

(الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۳۸۔ بتاریخ ۳۱/۱۰/اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۲)

اسی ضمن میں ایک یہ آیت بھی ہے ﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ﴾ وہی ہے جو تم پر سلام درود بھیجتا ہے ﴿وَمَلٰٓئِكَتُهٗ﴾ اور اس کے فرشتے بھی۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ کا درود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہی خاص نہیں تھا بلکہ آپ کے صحابہ پر بھی اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ کس مقصد کے لئے۔ درود بھیجنا محض ایک دعا نہیں بلکہ ایک اعلیٰ عمل کی طرف بلانے کے نتیجہ میں درود کی برکت حاصل ہوتی ہے۔ ﴿لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ یہ درود اس لئے تم پر بھیج رہا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔ ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۴) یہاں بھی لفظ مومن خاص توجہ کا مستحق ہے کیونکہ ہر غیر کے لئے تو اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے مگر اپنے مومن بندوں کے لئے رحیم ہے کیونکہ رحیم میں کچھ محنت بھی درکار ہوتی ہے جو خدا کی راہ میں کی جائے۔ کیونکہ خدا کے مومن بندے اللہ کی خاطر مشکلات میں پڑتے ہیں اور اس کی راہ میں بہت محنت کر کے اس کی رضا کماتے ہیں۔ اس لئے فرمایا خدا اور اس کے فرشتے مومنوں پر درود بھیجتے ہیں تا خدا اُن کو ظلمت سے نور کی طرف نکالے۔ ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو پہلے بھی کئی بار بیان ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"فیض رحیمیت اسی شخص پر نازل ہوتا ہے جو فیوض مترقبہ کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اسی لئے یہ ان لوگوں سے خاص ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ربّ کریم کی اطاعت کی جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ میں تصریح فرما دی گئی ہے"۔

یہ تو خطبہ رحیمیت کے مضمون پر جو جاری تھا آگے بھی شاید جاری رہے گا یہ اس کے متعلق میں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ اب میں خطبہ ثانیہ سے پہلے کچھ خطوط کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو خطوط مجھے لکھے جاتے ہیں ان میں عجیب و غریب حرکتیں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے میرا وقت بہت زیادہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بعض ایسی خواتین ہیں جو لمبے لمبے خط روزانہ لکھتی ہیں اور روزانہ ایک دفعہ نہیں تین چار دفعہ، اور وہی مضمون بار بار دہرایا ہوتا ہے۔ سارے لمبے خطوط پڑھنے کے بعد نام دیکھو تو وہی نام ہیں اور وہی مضمون بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ جو صرف دعا کے لئے ہے۔ اب دعا میں کون سے راز کی بات ہے اور خط کے اوپر لکھا ہوتا ہے "بصیغۂ راز"۔ دعا تو مَیں لوگوں کے سامنے تو نہیں کرتا، بصیغۂ راز ہی کرتا ہوں۔ لیکن ان کے بصیغۂ راز لکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے اور پھر یہ کیا مطلب ہوا کہ ایک ہی خط کو بار بار کثرت سے دوہرایا جائے۔

بعض دفعہ ایک خط کے ساتھ سات سات آٹھ آٹھ خط نتھی کئے جاتے ہیں اور ان پہ وہی تاریخ ہے۔ اب ایک دن میں سات خط لکھنا اور نتھی کر کے بھیج دینا اس میں کونسی حکمت ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔ بہر حال میرا وعدہ ہے کہ مَیں خود خطوں کو پڑھتا ہوں تو مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس وعدہ پر قائم رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ جب تک اللہ توفیق عطا فرمائے لیکن لوگوں کو بھی تو خیال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں تو ہفتہ میں ایک دفعہ یا زیادہ سے زیادہ دو دفعہ خط لکھنا دعا کے لئے کافی ہے اور پھر ہر خط میں جن لوگوں نے دعا کے لئے لکھا ہوتا ہے ان کے بچوں کے الگ الگ خطوط ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ اسی خط کے نیچے سب کے دستخط ہو سکتے تھے، سب بچے بھی تو ساتھ ہی شامل ہیں۔ وہ اٹھا کر دیکھو پھر ایک اور بچہ نکل آیا۔ تو یہ بچوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور لمبا چلے لیکن خطوں میں یہ سلسلہ لمبا نہیں چلنا چاہئے۔ اس لئے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے خطوں کو سلیقہ سکھائیں اور اگر خلاصہ کرنا نہیں آتا تو کسی واقف سے کروا لیا کریں مگر خلاصہ ہو یا نہ ہو ایک ہی دن میں چار چار پانچ پانچ خط روزانہ لکھنا اس میں کیا حکمت ہے۔ اور اگر روزانہ پانچ پانچ خط نہ لکھیں کیونکہ خصوصاً وہ لکھنے والی خاتون میرے ذہن میں ہیں تو پیسے بھی بچیں گے، ڈاک کا خرچ خواہ مخواہ کا بچے گا تو ذرا تھوڑا سا عقل سے کام لیں۔ خطوط کو مختصر لکھیں اور ایک ہی دن میں کئی کئی خط نہ لکھا کریں۔ ہفتے میں ایک کافی نہیں تو دو کافی ہونگے۔ وہ جو دعاؤں کے لئے لکھنے والے ہیں وہ ذہن میں رہتے ہی ہیں اکثر۔ اور کچھ تو میں خط پڑھتے ہی کچھ کے لئے دعا کر دیتا ہوں ساتھ ہی، یہ میرا طریقہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی طریق تھا کہ خط پکڑتے ہی اس پہ دعا کر دی اور پھر تہجد کی نماز میں ان سب خطوں کو ذہن میں رکھ کے ان کے لئے اجتماعی دعا بھی کرتا ہوں۔ پس مَیں امید رکھتا ہوں کہ احباب کرام یہ تھوڑا سا عقل سے بھی کام لیں گے اور یہ جو سلسلہ میرا ڈاک دیکھنے کا ہے اس کو بند نہیں کروائیں گے۔ مَیں چاہتا ہوں یہ جاری رہے اور مَیں خود اپنی آنکھوں سے آپ کا خط پڑھوں اور اگر یہ سلسلہ میری طاقت سے بڑھ گیا تو پھر پرانا طریق جو خلاصوں کا تھا اس کو دوبارہ جاری کرنا پڑے گا۔ اس لئے آپ کی بھلائی بھی اسی میں ہے کہ خطوں کو مختصر بھی کریں اور ایک ہی دن میں کثرت کے ساتھ کئی خطوط نہ لکھا کریں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

خطوں کے سلسلہ میں یہ بھی بتا دوں بعضوں نے فیکس پہ خط چڑھائے ہوئے ہیں اور روزانہ خط فیکس میں سے خود بخود نکل جاتے ہیں ان کو یاد بھی نہیں رہتا کہ کیا لکھا تھا اور کیوں لکھا تھا اور وہ حکم ہے اس فیکس کو کہ وہ خط ہمیں یہاں پہنچ جائے۔ تو یہ عجیب و غریب سلسلے ہو رہے ہیں دعا کے بہانے۔ سچی دعا جو ہے وہ تو انسان کو تڑپا دیتی ہے، بعضوں کی بے چینی منتقل ہو جاتی ہے اور اسی بیقراری کے ساتھ میرا دل ان کے لئے دعا کے لئے کھلتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک چیز اور کم کریں کہ جھگڑوں کے خطوط ختم کریں۔ اس کثرت سے جھگڑوں کے خطوط

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS
TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید پر پاکستان جانے کے لئے ابھی سے اپنی نشست بُک کروالیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ کوئی ڈاک ایسی نہیں ہوتی جس میں بکثرت لمبی تفصیل نہ لکھی ہو۔ مَیں نے اپنے خاوند سے یہ کہا، میرے خاوند نے مجھے یہ کہا، میری نندوں نے مجھے یہ کہا، میری ساس نے مجھے یہ کہا، مَیں نے پھر یہ کہا، پھر اس نے مجھے یہ جواب دیا، پھر میں نے یہ جواب دیا، پھر انہوں نے یہ جواب دیا تو اتنی لمبی بحث ہوتی ہے کہ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ بعض دفعہ سات سات آٹھ آٹھ صفحے کا خط ہے اور آخر پر یہ ہے کہ دعا کریں۔ اب دیکھ لیں کہ اس کا کیا فائدہ ہے۔ کوشش کریں، آپ میری مدد کریں، میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ جو درد دل کی چیخ ہے اس کی ایک سطر ہی کافی ہو جاتی ہے۔

اور بعض بچیاں بڑے درد سے مجھے خط لکھتی ہیں۔ ہاں اس ضمن میں مَیں بچیوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہوں کہ آج تک یہ شکایتیں مسلسل جاری ہیں کہ لوگ شادی کی غرض سے بچیوں کو ملاحظہ کرنے جاتے ہیں ایک بچی نے لکھا ہوا ہے کہ اس طرح پرکھتے ہیں جیسے بکری کو پرکھا جا رہا ہے ہمیں ایک تو بڑی کوفت ہوتی ہے ہمیں کہ اس طرح ہمیں اس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پھر وہ ہماری جائیدادیں بھی پوچھتے ہیں، ہمارے گھر، کوئی مکان ہمارے نام پہ ہے کہ نہیں، کوئی اور جائیداد ہمارے نام پر ہے کہ نہیں۔ تو یہ دنیادار لوگ ہیں بچیوں کو چاہئے ان کی بالکل پرواہ نہ کریں اور ان کے ماں باپ کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو گھر میں گھسنے بھی نہ دیں۔ نظر آجاتا ہے کوئی آدمی کس نیت سے رشتہ کی تحریک کر رہا ہے۔ تو ان کے ساتھ سختی کا سلوک کریں، اور کوئی علاج نہیں ہے۔ بچیوں کی بے عزتی کرنے کا تو کسی انسان کو بھی حق نہیں ہے۔ تو ان سب باتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

بقیہ: آخری زمانے کا مصلح

از صفحہ نمبر ۴

بڑھتا ہے۔ اگر بنظر عمیق غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ پیشگوئی بہت ہی عظیم الشان اور بہت ہی قابل قدر ہے۔ اور یہ ایسا زبردست اور صریح الثبوت معجزہ ہے کہ جس کے برابر ثبوت کی صفائی کے پہلو سے انبیائے بنی اسرائیل کی تواریخ میں کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اس الہام میں یہ پیشگوئی ہے کہ ملہم ایک عظیم الشان انسان ہوگا اور سخت ترین مخالفتوں کی بوچھاڑ میں اس کی فتوحات اور کامیابیاں کامل ہو جائیں گے۔ اس سے صاف طور پر عیاں ہو رہا ہے کہ خطرناک مقابلہ حق و باطل کا ہوگا اور اہل باطل اس ملہم کو نیست و نابود کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ یہی مطلب الہام "یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ" سے پایا جاتا ہے۔

ایک دوسرے الہام کا یہ مضمون ہے کہ آخر کار جب باوجود خطرناک مخالفتوں کے خدا تعالیٰ کی نصرت یہاں تک اس کا ساتھ دے گی کہ وہ کامیاب اور ناصر و منصور ہو جائے گا تو دشمن ان کامیابیوں کو دیکھ کر مایوسی میں گرفتار ہو جائیں گے اور ان کو اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ ان کی مخالفتوں نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا بلکہ خدا کے زبردست ہاتھ نے ملہم کی تائید ایسی زبردستی سے کی کہ ان کے سب منصوبے خاک میں مل گئے۔ غرض براہین احمدیہ میں بہت سارے الہامات سے پتہ ملتا ہے کہ اس ملہم کی سخت مخالفت کی جائے گی اور انجام کار تمام مخالفتیں خاک میں مل جائیں گی۔

واضح رہے کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے آٹھ برس بعد تک ملہم ایسی ہی حالت میں رہا۔ نہ کوئی سلسلہ ہی قائم ہوا اور نہ ہی کوئی مخالفت پیش آئی۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک نیا سلسلہ جس کا نام اوپر سلسلہ احمدیہ بیان کر دیا گیا ہے قائم کیا گیا۔ اس سلسلہ کے قائم ہوتے ہی مخالفوں میں عداوت کا ایسا جوش پیدا ہوا کہ چاروں طرف سے بہت زور کی مخالفت اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اس کی یورش ایسے زور آور طور پر ہوئی کہ انسان کا بجز تائید ربانی کے اس کے مقابلہ میں کامیاب ہونا تو درکنار، کھڑے رہنا بھی ممکن نہ تھا۔ سارا ہندوستان ایک سرے سے دوسرے سر تک مخالفت پر تُل پڑا۔ مولوی لوگوں نے قلمیں اٹھا کر مسیح موعود کی تکفیر کے فتوے دے کر جاہلوں میں جوش پھیلایا اور حضرت ممدوح کے مریدوں کو بھی کافر ٹھہرا کر ہر قسم کے جور و غضب و افترا کو ان کے برخلاف کام لانے کو جائز قرار دیا۔ اس بیچاری غریب اور تھوڑی سی جماعت کو طرح طرح کے مظالم کا شکار بنایا۔ انہیں اپنی سوسائٹی سے کاٹ دیا اور ان کا مسجدوں میں داخل ہونا ممنوع کر دیا۔ اور فتویٰ دے دیا کہ ان کے مسجد میں داخل ہونے سے مسجد ناپاک ہو جاتی ہے۔ اور ان کی میتوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے روکنے کا فتویٰ دے دیا اور اعلان کر دیا کہ یہ ناپاک ہیں اور ان کے دفن ہونے سے قبرستان ناپاک ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی فتویٰ دیا گیا کہ ان کے نکاح، نکاح نہیں ہر ایک مسلمان پر جائز بلکہ واجب ہے کہ ان کی عورتیں، ان کے اموال و املاک ہر طرح سے چھین لے۔ اور یہ بھی فتویٰ دیا گیا کہ جو شخص اس مدعی مسیحیت و مہدویت کو قتل کرے گا اس کو بہت بڑا ثواب ملے گا اور یہ بھی فتویٰ دیا گیا کہ ان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر قسم کے جھوٹ، فریب، دغا، خیانت، بدنیتی وغیرہ جائز بلکہ کار ثواب ہیں۔ القصہ اس طرح جہلا کو مخالفت پر آمادہ کرنے اور ان کے غیظ و غضب کو بھڑکانے میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی۔ یہ ایسی حالت ہو گئی تھی کہ اگر انسان ہی کا منصوبہ ہوتا تو یہ سلسلہ کبھی کا تباہ ہو گیا ہوتا۔ لیکن یہ خدائی وعدے تھے کہ جس نے یہ ساری مخالفت تہ خاک ملا دی اور اس سلسلہ کی ترقی شروع ہو گئی اور اس کی قوت و تعداد روزافزوں ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آج تک (یعنی مارچ ۱۹۰۷ء۔ ناقل) تین لاکھ سے زیادہ انسان حلقہ بیعت میں داخل ہو چکے ہیں۔

یہ تمام باتیں اس بات کا صریح ثبوت ہیں کہ یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے جس سے اس مدعیٔ مسیحیت و مہدویت کے دعاوی کی تصدیق اور خداوند قادر مطلق اور علام الغیوب کی ہستی کا ثبوت کامل طور پر ملتا ہے۔ آج سے پچیس بلکہ اس سے بھی زیادہ برس پہلے جبکہ ملہم اکیلا اور بے یار و مددگار تھا، نہ اس کو کچھ شہرت حاصل تھی اور نہ کوئی مرید ہی رکھتا تھا۔ تو اس حال میں اس کو بشارت دی گئی کہ تُو اکیلا نہیں چھوڑا جائے گا بلکہ تجھے متبعین کی جماعت کثیر دی جائے گی اور دنیا کے ہر اطراف و اکناف اور دُور دُور سے لوگوں کا اتنا ہجوم تیرے پاس آتا رہے گا کہ تُو تھک جائے گا اور وہ تیرے سلسلہ کی اشاعت میں تیری مدد کریں گے۔

پھر ایک اور امر جو پیشین گوئی میں درج تھا یہ تھا کہ مخالف لوگ اپنی کوششوں اور حیلہ بازیوں سے اس نور کو بجھانا اور مٹانا چاہیں گے جو خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ سے منور کرایا ہے۔ لیکن ان کی تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی اور سب منصوبے نیست و نابود کئے جائیں گے۔ ان پیشگوئیوں کی اشاعت اور ان کے پورا ہونے کے ثبوت پر ایسا کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا جو عام طور پر معجزات کی صداقت سمجھنے پر ہو سکتے ہیں۔ کوئی عقلمند انسان کبھی باور نہیں کر سکتا کہ یہ حیرت انگیز انکشاف اسرار غیبیہ جن کے سمجھنے سے قیاس و وہم قطعی طور پر عاجز ہیں کسی انسانی تخمینہ و اندازہ سے بیان کئے جا سکتے ہیں بلکہ صرف اس علام الغیوب قادر مطلق خدا کے الہام ہی کے ذریعہ سے ایسے امور قبل از وقت بیان کئے جانے ممکن ہیں۔ اس وقت کوئی ایسا سبب موجود نہ تھا کہ جس سے کوئی فہیم سے فہیم یا دانا سے دانا انسان بھی ایک لحہ کے لئے قیاس کر سکتا کہ ایسا گمنام اور خلوت نشین بے یار و مددگار انسان جسے دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا اور جو ایک گمنام گاؤں میں بگوشہ عزلت پڑا ہوا تھا کسی دن لاکھوں انسانوں کا امام و پیشوا ہو سکے گا۔ اگر انسانی طاقت ایسے امور اس طرح منکشف کر سکتی ہے تو پھر اس کی اور مثالیں بھی موجود ہونی ضروری ہیں۔ یہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ جس کے ہر پہلو پر نگاہ ڈالنے سے اس کی عظمت ہی ثابت ہوتی ہے۔ جب ہم اس پیشگوئی پر نظر کرتے ہیں کہ لوگ اس کے پورا ہونے کی راہ میں مخالفت کی وجہ سے طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالیں گے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ تھا کہ ان تمام رکاوٹوں کو پسِ پا کر کے وہ اپنے وعدوں کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ اور وقوع میں بھی اسی طرح آیا۔ تو کیا کسی انسان کی طاقت ہے کہ وہ ساری دنیا کو ایسا چیلنج کرے اور پھر یقیناً کامیاب ہو؟ ہرگز نہیں! بلکہ انسان تو یقین کے ساتھ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کل تک زندہ رہے گا۔

یہاں تک تو مختصر طور پر ثبوت پیش کر دیئے ہیں۔ اب انہیں بیان کرنے کے بعد ہم ایک راستی کے طلبگار دہریہ عیسائی، ہندو، مسلمان یا دوسرے مذاہب کے ماننے والے کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں۔ جو لوگ خدا کو مانتے ہیں اور اس کی ہستی اور قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اس کے بزرگ نام سے ہم اپیل کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے اور اس کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے ان کی خدمت میں انصاف اور راستی کے نام سے ہم اپیل کرتے ہیں اور اُن سے استفسار کرتے ہیں کہ بحالات مندرجہ بالا یہ شہادت جو ہم نے لکھی ہے اس بات کے ثبوت کے وجوہ پیدا کرنے کے لئے کافی ہے کہ نہیں کہ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے جو معجزہ ظاہر ہوا ہے وہ انسانی طاقت اور قیاس سے باہر ہے؟ ہر ایک حق جو، حق پسند پر لازم ہے کہ اس شہادت کا موازنہ کرے اور ان واقعات پر غور کرے اور اس غور و خوض کے بعد اگر کوئی معقول وجہ اسے ایسی نظر آوے کہ جس سے کوئی معقول اعتراض اس نتیجہ کے یقینی ہونے پر عائد ہو سکتا ہے تو از راہ انصاف پروری و حق جوئی اس سے مجھے اطلاع دیں کہ مَیں اس کے دور کرنے کی اور ان کو اطمینان دلانے کی کوشش کروں۔ بہت لوگ مسیح موعودؑ کے متعلق بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور بہت لکھیں گے۔ لیکن ہم معقول پسند لوگوں کے انصاف کو اپیل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے وہ ان امور کی تحقیقات کر لیں اور اس معجزہ پر اپنا فیصلہ ظاہر کرنے کے بعد کسی اور طرف متوجہ ہوں۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو مارچ ۱۹۰۷ء)

☆......جیساکہ ظاہر ہے یہ مضمون مارچ ۱۹۰۷ء کا طبع شدہ ہے۔ آج خداتعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ حقہ اسلامیہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ صرف گزشتہ ایک سال میں چار کروڑ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدائی وعدے بڑی شان سے پورے ہو رہے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب یہ کروڑوں اربوں میں تبدیل ہونگے اور دین حق تمام دینوں پر غالب آجائے گا۔ (مدیر)

مکان اور قطعہ اراضی

برائے فوری فروخت۔ فوری قبضہ

قطعہ ۱۶ مرلہ دارالعلوم غربی ربوہ

مکان ۵ مرلہ۔ ۲۱/۳۲ دارالرحمت شرقی الف۔ ریلوے روڈ ربوہ

رابطہ:
خالد ملک جرمنی

0234-296244

چراغ میرا ہے رات ان کی

احراری اُمّت کا عجیب و غریب مذہب

(دوست محمد شاهد۔مؤرخ احمدیت)

قسط نمبر ۳

(ص)

صالح علیہ السلام:

قاضی احسان شجاع آبادی کی اصطلاح میں سید انیس شاہ گیلانی کے چچازاد بھائی سید صالح محمد شاہ گیلانی۔(قاضی صاحب صفحہ ۹۶)

صوبہ پنجاب

شورش کاشمیری:

"پنجاب کو برطانوی استعمار نے سب سے زیادہ اپنے حق میں استعمال کیا۔یہ صوبہ سیاستاً اس کی سرحد رہا۔یہاں انگریزوں نے ایسے خاندان پیدا کئے یا ان خاندانوں کو پالا گیا جن کی معرفت یہ کوششیں بار آور ہوتی رہیں کہ اس صوبے میں نہ کبھی منظم تحریک پیدا ہوا، نہ کوئی ایسا لیڈر اٹھا جو تمام ملک کے لئے قابل قبول ہوتا"۔(شاہ جی صفحہ ۱۹۲)

(ض)

ضلع راولپنڈی

شاہ جی کی تقریر پنجاب خلافت کانفرنس منعقدہ ۱۸ر مارچ ۱۹۲۱ء بمقام راولپنڈی:۔

"ہندوستان میں سب سے بڑا ضلع راولپنڈی کا ضلع ہے جس نے انگریزی فوج میں بھرتی دی۔ جنگی قرضے میں تم نے اپنا سب کچھ دے دیا۔ارے تم میں تو اتنی غیرت بھی نہیں۔اگر تمہاری لڑکیوں کو یورپین مانگیں تو تم ان کو بھی دینے پر آمادہ تھے۔اب بھی تم مصطفیٰ کمال کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو۔ سفید خداؤں سے ڈرتے ہو۔......اللہ تم پر عذاب نازل کرے گا۔ تمہارا دل پتھر کا ٹکڑا ہے گوشت کا لوتھڑا نہیں۔اگر تم ان باتوں سے منحرف ہو تو نیا خدا بنالو۔ نیا قرآن لے آؤ...... تمہارے مولوی تو سی آئی ڈی کے اندر موجود ہیں۔تم نے ہی ان تک اطلاعیں بھجوائیں"۔(حیات امیر شریعت صفحہ ۱۶۰)

(ط)

طبقاتی جنگ

چوہدری افضل حق:

"طبقاتی جنگ ہمارے مزاج کے عین مطابق ہے"۔(خطبات احرار صفحہ ۵)

(ظ)

ظلّ الٰہی

مراد عطاء اللہ شاہ بخاری۔

ایک احراری شاعر تجمل حسین دل کی گوہر افشانی۔

ہر نئے دور میں وہ ظلِ الٰہی ٹھہرا
جس نے جمہور کی محنت کا صلا چھین لیا

(شاہ جی صفحہ ۲۸۵)

ع

عدم تشدّد

ا۔حبیب الرحمٰن لدھیانوی:

"مَیں مجلس احرار اسلام کا صدر ہوں۔مَیں عدم تشدد پر یقین رکھتا ہوں اور پورے بیس سال مَیں نے عدم تشدّد کی تلقین کی ہے"۔

(رئیس الاحرار صفحہ ۲۰۱)

۲۔"مَیں عدم تشدد کو اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہوں"۔(مقدمات امیر شریعت صفحہ ۲۵۷۔ مرتب سید ابوذر بخاری ناشر مکتبہ احرار الاسلام ملتان۔اپریل ۱۹۷۹ء)

۳۔چوہدری افضل حق:

"مجلس احرار بے شک سیاسیات میں عدم تشدد کی قائل ہے"۔(تاریخ احرار صفحہ ۲۰۶)

تقریر شاہ جی ۳ر جون ۱۹۳۹ء۔نواں محلہ راولپنڈی:

"۱۹۲۰ء میں ......دہلی میں ملک کے مختلف حصوں سے پانچ سو سے زائد علماء کا اجتماع ہوا اور وہاں یہ طے پایا کہ تشدّد کا یہ راستہ غلط ہے موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا قیام تقریباً ناممکن ہے لہذا کانگرس کے ساتھ شامل ہو کر ہندوستان کی تمام قومیں مل کر ملک کا انتظام کریں اور جمہوری حکومت بنائیں۔ چنانچہ اسوقت ہم (احرار) اسی عقیدہ پر قائم ہیں اور ہم اس راستہ کو صحیح سمجھتے ہیں"۔(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۲۰ خان کابلی)

عرب

شورش کاشمیری:

"ان کی عقلیں گنگ ہو گئی ہیں، ان کے الفاظ عرب ہیں ان کا افکار عرب نہیں۔ وہ اپنی روایتوں کو بھی یورپ کے سہارے زندہ کر رہے ہیں"۔(شب جائے کہ من بودم صفحہ ۱۷)۔

"عربوں کی نئی نسل اسلام سے ہاتھ اٹھا چکی ہے"۔(ایضاً صفحہ ۱۱۴)

"وہ یا تو عرب نیشنلزم کی بات کرتے ہیں یا مارکس لینن اور ماؤزے تنگ کی"۔(ایضاً صفحہ ۱۱۵)

"نئی نسلیں توحید و رسالت سے ہاتھ اٹھا چکی ہیں"۔ (ایضاً صفحہ ۱۹۰)

"عرب خدا اور رسولؐ کی تعلیمات سے آزاد ہو کر برطانیہ کی سیاست، فرانس کی ثقافت، امریکہ کی دولت اور روس کی رفاقت کے سبب تباہ ہوئے ہیں"۔(ایضاً صفحہ ۱۹۰)

"عربوں کی شکلیں مسلمان ہیں، عقلیں گمراہ ہو چکی ہیں"۔(ایضاً صفحہ ۱۹۹)

عکس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

شورش کا اخبار 'چٹان'، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی شان میں رقمطراز ہے کہ "رسول کی زندگی کا عکس تھا"۔(شاہ جی صفحہ ۴۵)

عکسِ انبیاء

مولوی تاج محمود مدیر 'لولاک' لائلپور:

"ہم نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نہیں دیکھا۔ان کے حالات سیرت و تاریخ کی کتابوں میں پڑھے ہیں۔شاہ جی کی زندگی عبادت و ریاضت سے لے کر لطافت و ظرافت تک انہیں اکابر کی زندگی کا عکس جمیل تھی"۔('شاہ جی' صفحہ ۲۵۲)

علماء پاک و ہند

شورش کاشمیری:

"اب مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ سیاسی مسلمان ہو گئے ہیں خود علماء کو اپنے فرائض و مناصب کا احساس نہیں رہا۔ غیروں کو مسلمان بناتے بناتے مسلمانوں کو کافر بنانے کی تحریکیں چلا دی ہیں۔ ہندوستان میں یہ فصل انگریزوں نے کاشت کی"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۲۱۸۔ طبع دوم نومبر ۱۹۷۲ء از شورش۔ مطبوعات چٹان لاہور)

(غ)

غازیٔ گفتار

قاضی احسان شجاع آبادی ایک خط میں:

"مَیں غازیٔ گفتار تو تھا"۔

(قاضی صاحب صفحہ ۲۵)

غوث اعظم بننے کا طریق

شاہ جی کی زبان سے پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے بیعت کا واقعہ:

"مَیں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے پاس بیعت کے لئے حاضر ہوا...... دو روز کے بعد مجھے بلایا۔ بیعت فرمائی اور چند کلمات پڑھنے کے لئے بتلائے۔ میں نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو قصیدہ غوثیہ بھی پڑھا کروں۔ فرمایا مَیں نے تمہیں وہ چیز بتلائی ہے جس کو پڑھ کر غوث الاعظم بنے اور تم قصیدہ غوثیہ پڑھنے کی اجازت مانگتے ہو"۔

(روایت مظفر نواز خان درانی۔ مطبوعہ "شاہ جی" صفحہ ۳۸۵۔۳۸۶)

(ف)

فریب افرنگ

مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار:

"چوہدری افضل حق کا بیان ہے "میاں سر فضل حسین کی عقابی نظر نے...... مولانا ظفر علی خان کو جو اَب سرکاری مُہرے کے طور پر کام کر رہے تھے پہاڑ پر بلایا...... تمام اخبارات اور پبلک کو یقین آگیا کہ مولانا فریب افرنگ میں آگئے ہیں"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۲۰۷)

فاسق و فاجر

جانباز مرزا لکھتے ہیں:

"فالج کے اس حملے نے ملک بھر میں تشویش پیدا کر دی اور احباب نے فیصلہ کیا کہ امیر شریعت کو نشتر ہسپتال میں داخل کرا دیا جائے ۔ لیکن امیر شریعت کو جب اس فیصلہ کا پتہ چلا تو فرمایا: "آپ لوگ مجھے فاسق اور فاجروں کے ہاتھوں میں سونپ رہے ہیں"۔(امیر شریعت صفحہ ۲۰۷)

(ق)

قصر بکنگھم

"بلاشبہ پاکستان کا تخیل سیاسی الہام ہے مگر ربانی الہام نہیں ہے بلکہ قصر بکنگھم کا الہام ہے"۔

('تحریک پاکستان پر ایک نظر' از حفیظ الرحمٰن سیوہاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ جمعیۃ علمائے ہند۔ مطبوعہ دہلی پرنٹنگ پریس دہلی)

(ک)

کافر اعظم

احراری لیڈر مظہر علی اظہر کے نزدیک قائداعظم محمد علی جناح۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۲۲۹ طبع دوم)

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ کافرِ اعظم ہے یا ہے قائد اعظم

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۱)

کامریڈ

چوہدری افضل حق کے عقیدہ کے مطابق معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم:

"ہم میں سے کسی کا حال غریبوں کے سچے کامریڈ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کم ہی دردناک ہوگا"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۲۰)

کانگرس کے فونڈر

"میرے آباء واجداد خود کانگرس کے فونڈر تھے"۔(بیان حبیب الرحمن لدھیانوی رئیس الاحرار صفحہ ۷۵)

کانگرس کی رہنمائی میں

شاہ جی اور احرار نے کانگرس کی رہنمائی میں تحریک عدم موالات چلائی۔

(شاہ جی صفحہ ۲۸۴۔۲۸۵)

"رئیس الاحرار" صفحہ ۱۳۷ پر ہے کہ "شاہ جی کی سحر بیانی سے تیس ہزار مسلمان گرفتار ہوئے وہ پنڈت موتی لال نہرو کے مطابق کام کر رہے تھے۔اسی لئے پنڈت جی بار بار کہتے تھے "شاہ صاحب کانگرس ستیہ گرہ کی کامیابی صرف آپ سے وابستہ ہے""۔

کانگرس سے روپیہ

شورش نے "بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل" کے صفحہ ۳۳۸ سے ۳۴۴ تک اس سربستہ راز کو بڑی شرح و بسط سے بے نقاب کیا ہے کہ احراری لیڈروں نے کس طرح مخالفت پاکستان کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

سلسلہ میں نوے ہزار روپیہ کانگرس سے وصول کئے۔

کربلا کا میدان

تحریک مسجد شہید گنج

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۹۵)

یاد رہے اسی مسجد کے انہدام کے موقع پر جب احرار نے سکھوں سے مل کر مسلمانوں سے غداری کی تو مولوی ظفر علی خان نے یہ مشہور نظم کہی تھی کہ۔

پنجاب کے احرار   اسلام کے غدار

('قائد اعظم اوران کا عہد' صفحہ ۳۱۸،۳۱۷۔ مؤلفہ رئیس احمد جعفری۔ ناشر مقبول اکیڈیمی لاہور)

کشمیر

مجلس احرار کا بیان ۸ راگست ۱۹۳۱ء:

"مجلس احرار کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ ہزہائی نس مہاراجہ کشمیر کو گدی سے اتارا جائے اور نہ ان علاقوں میں نام نہاد مسلم راج قائم کرنا چاہتے ہیں"۔

کشمیر ایجی ٹیشن

"مجلس احرار کشمیر ایجی ٹیشن کو ہندو مسلم مسئلہ تصور نہیں کرتی"۔

(رئیس الاحرار صفحہ ۱۲۰۔۱۶۱)

کشمیر کانفرنس کا صدر

"رئیس الاحرار" صفحہ ۴۷ پر یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ:

"۱۹۲۸ء میں آل انڈیا مسلم کشمیر کانفرنس لدھیانہ میں ہوئی۔ اس کی صدارت کے لئے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے خواجہ محمد یوسف صاحب کے ذریعہ پنڈت موتی لعل نہرو کو کشمیر کانفرنس کا صدر بنایا۔ کانفرنس میں بڑے بڑے مسلمان کشمیری تاجروں نے پنڈت موتی لعل کی گاڑی اپنے ہاتھ سے کھینچی"۔

کفر

شاہ جی کے شعری مجموعہ "سواطع الالہام" کا ایک شعر جس میں عرب سے پاکستان تک کی سرزمین کو سرتاپا کفر قرار دیا گیا ہے۔

ز کاف کعبہ تا کاف کراچی
سراسر کفر و کفر دون کفر

("مکاتیب امیر شریعت" صفحہ ۲۱۔۲۳۔ مرتبہ نعیم آسی۔ مسلم اکادمی مجاہدروڈ سیالکوٹ۔ طبع اول دسمبر ۱۹۸۱ء)

کفر کی استقامت

چوہدری افضل حق کی تقریر احرار تبلیغ کانفرنس دہلی۔ منعقدہ اپریل ۱۹۴۱ء

"کفر کی اس استقامت کو دیکھ کر اسلام مسلمانوں کے حال سے شرمندہ ہے"۔

کلیم شریعت

احراری شاعر 'علامہ طالوت' کا شاہ جی کو سلام۔

کہا جھک کے ہاتف نے سال وفات
سلام اے کلیم شریعت سلام

(شاہ جی صفحہ ۴۰۹)

کوثر و تسنیم کی موجیں

شورش کاشمیری کا بخاری کو ہدیہ عقیدت:

ہیں کوثر و تسنیم کی موجیں تری تقریر
لہجہ میں تڑپتی ہے تیرے برش شمشیر

(سوانح حیات عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۲۵)

کوثر و تسنیم سے ڈھلی ہوئی زبان

شورش کاشمیری کی نظر میں میلارام وفا، ایڈیٹر ویر بھارت کی شان "وہ کوثر و تسنیم میں ڈھلی ہوئی زبان لکھتے"۔

(نورتن صفحہ ۱۰۹۔ از شورش۔ اشاعت جون ۱۹۶۷ء)

(گ)

گالیاں۔

"تحریک خلافت" کے دوران میانوالی جیل کا ایک دلچسپ واقعہ جس کے آخر میں لکھا ہے کہ:

"شاہ جی اتنے غصہ میں آئے کہ مادر و خواہر کی مغلظات تک سنادیں"۔

('سید عطاء اللہ شاہ بخاری' طبع اول صفحہ ۷۱)

مولوی ظفر علی خان کی مسجد خیر الدین امرتسر کی تقریر مارچ ۱۹۳۶ء کا ایک اقتباس:

"کوئی ان احرار والوں سے پوچھے بھلا مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے، کونسی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے کبھی تبلیغ الاسلام کی"۔

"تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے، تم میں ایسا ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا"۔

"تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ تُف ہے تمہاری غداری پر۔ لاہور میں مسجد شہید ہوئی تم ٹس سے مس نہ ہوئے"۔

('تحریک مسجد شہید گنج' صفحہ ۱۲۹۔ جانباز مرزا۔ ناشر مکتبہ تبصرہ گلشن کالونی بادامی باغ لاہور۔ تاریخ اشاعت فروری ۱۹۸۸ء)

گاندھی

حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا گاندھی کے نام مکتوب ۱۴ راگست ۱۹۴۵ء۔

"محترم مہاتما جی...... کل آپ کا بیان پڑھا۔ آپ مسٹر جناح کو پھر پاکستان دینے کو تیار ہیں...... آپ کے اس شریفانہ طریق کار نے رجعت پسند طاقتوں کو مضبوط کردیا"۔

(رئیس الاحرار صفحہ ۲۶۳)

گدھوں کی شکلیں

شاہ جی کی خطابت کا ایک "شہ پارہ" مظفر گڑھ ۱۸ راگست ۱۹۵۰ء:

"مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر ۹۵ فیصدی غریب بے غیرت نہ ہوتے تو آج امیر ٹھکانے پر ہوتا۔ ان امیروں غریبوں سب نے مل کر قرآن سے انکار کیا...... قرآن کے پورے ڈیڑھ رکوع کا قولاً و عملاً انکار کیا، قیامت کے روز ان کی شکلیں گدھوں کی ہونگی"۔

(خطبات امیر شریعت صفحہ ۲۰)

(ل)

لاہور کے لوگ

چوہدری افضل حق کے تاثرات زندہ دلان لاہور سے متعلق:

"لاہور کے لوگ عجیب ہنگامہ پرور ہیں۔ اگر گدھا زور سے ہینکے تو دوکانوں اور گھروں سے پگڑیاں بغل میں دبا کر بھاگتے ہیں۔ اور راستے میں پوچھتے ہیں کہ میاں ماجھے کیا ہوا۔ بھیا گامے یہ کیا شور ہے ...... عجیب تماشائی شہر ہے لیکن ایک خوبی ہے کہ بلا ٹکٹ تماشہ نہیں دیکھتا...... طبیعت تماشائی ہے"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۰۳)

(م)

مسیحا

بخاری کی شان میں آزاد شیرازی کا شعر:۔

عمر بھر آواز کا جادو جگاتا ہی رہا
اک مسیحا تھا جو مُردوں کو جلاتا ہی رہا

(ماہنامہ تبصرہ لاہور۔ امیر شریعت نمبر صفحہ ۲۴)

معراج

شاہ جی کی معراج النبی پر ایک تقریر:

"حضور عرش کو چلے تو کائنات تھم گئی۔

تیرے لونگ دا پیا لشکارا
تے ہالیاں نے ہل ڈک لئے

(فرمودات امیر شریعت صفحہ ۳۵)

مسلمان قوم

شاہ جی کا مسلمان قوم کو سارٹیفکیٹ:

"اس قوم نے میرے باپ سے جو کربلا میں کیا اور میرے نانا سے جو مکہ میں کیا وہ گویا میراورثہ تھا"۔(سیدعطاء اللہ شاہ بخاری طبع دوم از شورش صفحہ ۲۸۵)

مسلمانان پنجاب

شاہ جی کا ایک پیغام جیل سے:

'مسلمانان پنجاب محض نام کے مسلمان ہیں'۔

(مقدمات امیر شریعت صفحہ ۱۵)

مسلم لیگ کے ممبران

چوہدری افضل حق کا صدارتی خطاب ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس قصور یکم دسمبر ۱۹۴۱ء:

"کتوں کو بھونکتا چھوڑو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں"۔

(خطبات احرار صفحہ ۹۹)

مکہ

"مکہ کے لوگ سخت مزاج، انتہائی بے ایمان، جھوٹے اور دغاباز ہیں...... یہ قوم وہ ہے جو حاجیوں کو لوٹ لیا کرتی ہے"۔

('شب جائے کہ من بودم' صفحہ ۹۰۔ از شورش)

مفتیان مکہ معظّمہ

شورش کاشمیری کی تنقید مفتیان مکہ پر:

"جمال دین ابن عبداللہ شیخ عمر حنفی مفتی مکہ احمد بن ذینی شافعی مفتی مکہ معظّمہ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ معظّمہ سے بھی فتوے حاصل کئے گئے جن میں (برطانوی۔ ناقل) ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کا اعلان کیا گیا تھا"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۳۶)

مہاتما کا میم

"بلا تشبیہ اور بے تمثیل مہاتما (گاندھی) کا میم اور موسیٰ کا میم برابر ہے۔ ہر فرعونے را موسیٰ"۔(مقدمات امیر شریعت صفحہ ۲۷۔۲۸)

(ن)

نبوت کاذبہ

شاہ جی کا اعتراف حق:

"جس نے رسول اللہ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ کبھی پھولا پھلا نہیں"۔(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری از خان کابلی صفحہ ۷۲)

نبوت محمد ﷺ

چوہدری افضل حق کے قلم سے:

"محمد رسول اللہ (ﷺ) کی نبوت کے معنی یہ تھے کہ اب انسانیت سنِ شعور کو پہنچ چکی ہے۔ **اب کسی سکول ماسٹر کی ضرورت نہیں**"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۷۷)

نزول الہام

تقریر بخاری۔

('فرمودات امیر شریعت' صفحہ ۱۷)

نصب العین۔

چوہدری افضل حق نے آل انڈیا احرار کانفرنس پشاور میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا:

"اگر بعض تبلیغی اور اصلاحی امور بھی احرار سے متعلق ہیں تاہم سیاسی قوت حاصل کرنا ہمارا نصب العین ہے"۔(خطبات احرار صفحہ ۱۷۔۱۸)

نہرو رپورٹ۔

مقبول احمد انور داؤدی رقمطراز ہیں:

"نہرو رپورٹ میں واضح طور پر ہندو راج قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا...... مسلم زعماء نے عین وقت پر ہندو لیڈروں کے دلی ارادوں کو بھانپ لیا اور وہ کانگرس سے الگ ہو گئے مگر احرار بطور جماعت کانگرس کے ساتھ وابستہ رہے"۔

(تبصرہ "امیر شریعت نمبر" صفحہ ۷۳۔ عنوان "سیدعطاء اللہ شاہ بخاری حامل سنت نبوی")

چوہدری افضل حق کا بیان:

"احرار گروپ۔ نہرو رپورٹ کو مسلمانوں میں مقبول بناتے وقت کافی زخم اٹھا چکا تھا"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۸۵)

خان کابلی کے الفاظ میں مزید تفصیل:

"نہرو رپورٹ کے زمانہ میں احرار وطن کے خلاف چاروں طرف رجعت پسندوں نے ہنگامے برپا کردئے تھے اور کوئی جلسہ احرار کا ایسا نہ ہوتا تھا جو شور شر کے بغیر امن و سکون سے اختتام پذیر ہو گیا ہو...... دہلی دروازہ کے باغ میں احرار کے جلسے منعقد ہوتے تھے جن کو رجعت پسندوں کے ایجنٹ پتھر برسا کر درہم برہم کردیتے تھے۔ ایک مرتبہ احرار کا جلسہ بیرون دہلی دروازہ احرار پارک میں

منعقد ہوا۔ مقررین پر جوتوں اور پتھروں کی بارش ہونے لگی"۔("سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری" صفحہ ۷۷)

(و)

وصیت

"امیر شریعت" عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کا اپریل ۱۹۴۸ء کے جلسہ ملتان میں "فرمان":

"اگر تم کسی مصیبت میں پھنسو تو میرے منہ وچ صواہ (راکھ) پادیویں یا اگر مر جاؤں تو قبر پر آکر ڈُرّے مارنا"۔('خطبات امیر شریعت' صفحہ ۱۶)

(ہ)

ہندو

شاہ جی کی تقریر اجلاس جمعیۃ علماء ہند میں ۱۷ گھنٹے کی تقریر سے ایک فقرہ:

"یار لوگ کہتے ہیں کہ ہندو مسلمان کو کھا جائے گا۔ حضرات یہ کس قدر جھوٹ ہے یہ مرغی کی ایک ٹانگ تو کھا نہیں سکتا وہ میرے ایسے مسلمان کو کیسے ہضم کر سکتا ہے"۔

("حیات امیر شریعت" صفحہ ۱۳۷۔۱۳۸)

بالکل یہی پراپیگنڈا مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کیا کرتے تھے ۔ ایک بار انہوں نے ۳۸۔۱۹۳۷ء میں مسلمانوں سے مخاطب ہو کر یہاں تک کہہ ڈالا:

"تم ہندوؤں سے ڈرتے ہو کہ ہمیں کھا جائیں گے ارے جو مرغے کی ٹانگ نہیں کھا سکتا وہ تمہیں کیا کھائے گا۔ ڈرنا ہندوؤں کو چاہئے کہ تم سے کمزور ہیں"۔('سیدالاحرار' صفحہ ۲۰۵)

ہندوؤں کی دائمی غلامی پر آمادگی کے لئے اس قدر پرفریب نعرہ صرف کانگرس کے خوشتہ پودے ہی ایجاد کر سکتے تھے۔

ہندوستان

شیخ حسام الدین بی۔اے۔ کا پاکستان کے خلاف شرمناک بیان:

"ہمیں اسلامی پروگرام کے باغی مگر نام نہاد مسلمانوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اسلام کے باغی پاکستان سے ہر اُس ہندو ہندوستان کو پسند کریں گے جہاں نماز روزہ کی اجازت کے ساتھ اسلام کے باقی عدل وانصاف کے پروگرام کے مطابق نظام حکومت ہوگا"۔(تاریخ احرار صفحہ ۱۰)

"جب کبھی کسی خطے میں اسلام کا بقا ناممکنات میں سے ہو گیا، اس خطہ کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ خواہ وہ مکہ ہی کیوں نہ ہو"۔(ایضاً صفحہ ۱۱)

ہزار لعنت

۱۹۴۷ء میں کمپنی باغ گوجرانوالہ کے ایک جلسہ میں احرار اور اس کے امیر شریعت کے شیدائی وفدائی، اقبال سودائی نے اپنی تقریر میں کہا:

"مولانا (ابوالکلام) آزاد پر لعنت بھیجنے والو مَیں تم پر ہزار لعنت بھیجتا ہوں"۔

(تحریک کشمیر سے تحریک ختم نبوت تک صفحہ ۱۴۶ از چوہدری غلام نبی امرتسری ۔ مکتبہ قاسمیہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔طبع دوم جون ۱۹۹۳ء)

(ی)

یزید

مراد قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان ۔ چنانچہ شورش کاشمیری نے چوہدری افضل حق کی کتاب تاریخ احرار صفحہ ل۔م دوم طبع اول کے حوالہ سے احراری عقیدہ بایں الفاظ درج کیا ہے:

"ہم اس کے سخت خلاف ہیں کہ لاکھوں مسلمانوں کی قربانی دے کر کسی یزید جیسے مسلمان کے لئے تخت سلطنت بچھایا جائے"۔

("سید عطاء اللہ شاہ بخاری" صفحہ ۱۰۹۔از شورش طبع اول ، طبع دوم صفحہ ۱۲۱)

یہود

"خطرہ نہ یہود سے ہے، نہ ہنود سے بلکہ خطرہ خود ان نیک دل اور سادہ لوح تیمارداروں سے ہے جو ملت اسلامیہ کے مرد بیمار کے مداوا کے لئے مسلم لیگ اور اس کے رہنماؤں کی جدوجہد اور عملی پروگرام پر آس لگائے بیٹھے ہیں"۔

(مجلس احرار اور مسلم لیگ صفحہ ۵ ناشر مجلس احرار اسلام باغبانپورہ۔ اشاعت ۳۰۔۱۹۳۹ء)

خلاصہ کلام

مندرجہ بالا تحریرات سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ احراری امت نے ہندو کانگرس اور سوشلزم کی کوکھ سے جنم لیا تھا۔ اور اس کا سیاسی مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کھلی بغاوت اور صریح غداری کے مترادف ہے۔

دنیا کے جنوب سے

(قمر داؤد کھوکھر۔ مبلغ سلسلہ میلبورن ، آسٹریلیا)

دنیا کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت سے براعظم انٹارکٹیکا میں ہونے والے تغیرات

آسٹریلیا کے سائنس دانوں کی ایک تحقیقاتی ٹیم ابھی حال ہی میں دنیا کے انتہائی جنوب میں واقع ایک جزیرے ہرڈ (Heard) سے واپس آئی ہے۔ ان سائنس دانوں کے مطابق براعظم انٹارکٹیکا میں موسمی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس جزیرے کے ساحلی گلیشئرز کھسک رہے ہیں، سمندر کی سطح بلند ہو رہی ہے اور اس جزیرے میں سبزہ او رروئیدگی بڑھ رہی ہے۔

۳۲۵ مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہرڈ نامی یہ جزیرہ آسٹریلیا کے شہر پرتھ (Perth) سے چار ہزار کلومیٹر جنوب مغرب میں بحر ہند میں واقع ہے۔ ۴۳ کلومیٹر لمبا اور ۲۱ کلومیٹر چوڑا یہ آتش فشانی جزیزہ آسٹریلیا کی عملداری میں داخل ہے۔ اس جزیرے کا بلند ترین مقام "ماسَن" (Mauson) پہاڑ ہے جو سطح سمندر سے ۹۰۰۵ فٹ بلند ہے۔ یہ جزیرہ ہر وقت برف سے ڈھکا رہتا ہے۔

پہلے پہل ۱۸۳۳ء میں برطانوی جہازرانوں نے اس جزیرہ کو دریافت کیا تھا لیکن اس کا نام ایک امریکن جہازراں کیپٹن جان ہرڈ (John Heard) کے نام پر رکھا گیا۔ ابتداء میں یہ جزیرہ برطانیہ کی زیرنگرانی تھا۔ بعدازاں ۱۹۴۷ء سے آسٹریلیا کا اس پر کنٹرول ہے ۔ یہ جزیرہ پینگوئن اور بڑے سیل (Elephant Seal) کی کالونی ہے۔

۵۸ سائنس دانوں پر مشتمل اب تک بھیجی جانے والی تحقیقاتی ٹیموں میں سے یہ سب سے بڑی ٹیم تھی جو انٹارکٹیکا سے ملحق اس جزیرے پر پانچ ماہ گزارنے کے بعد ۲۹/مارچ ۲۰۰۱ء کو واپس آسٹریلیا پہنچی ہے۔

اس ٹیم کے سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق موسمی تبدیلی کے اثرات براعظم انٹارکٹیکا میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ ایک گلیشئر تو پانچ سو میٹر تک کھسک چکا ہے اور جیسے جیسے گلیشئر کھسک رہے ہیں اس جزیرے پر بھی ارضیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ جزیرہ مزید ٹکڑوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ سطح زمین پر جہاں پہلے برف تھی اب وہاں سبزہ نمودار ہونا شروع ہو چکا ہے۔

اس جزیرے پر ۱۹۴۷ء میں تحقیقاتی کام کا آغاز ہوا تھا۔ اس وقت سے اب تک بارہ فیصد وہ حصہ کم ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گلیشئرز سے ڈھکا ہوا ہوتا تھا۔ اس کے ساحلی اطراف میں درجہ حرارت بھی ایک درجہ سنٹی گریڈ تک بڑھ چکا ہے۔

سائنسدانوں کی اس ٹیم نے اس جزیرے کے ایک گلیشئر (Brown Glacier) پر ایک موسمیاتی اسٹیشن بھی قائم کیا ہے۔ ان سائنسدانوں کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انٹارکٹیکا اور اس کے اردگرد کے جزائر میں رونما ہونے والی یہ تبدیلیاں گرین ہاؤس گیسز کے اخراج اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے تعلق رکھتی ہیں۔

دنیا کے چوٹی کے ڈھائی ہزار سائنسدانوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر ان گیسوں کے اخراج کو کم نہ کیا گیا تو ۲۰۱۰ء تک ان گیسوں کے اخراج میں مزید ۳۵ فیصد اضافہ ہو چکا ہوگا اور دنیا کا درجہ حرارت پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان گیسوں بالخصوص کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے اخراج کو کم سے کم تر کیا جائے۔

گلوبل وارمنگ جو کہ آئندہ سو سالوں کے لئے انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنتی چلی جا رہی ہے اسے کم کرنے کے لئے دسمبر ۱۹۹۷ء میں کیوٹو پروٹوکول (کیوٹو معاہدہ) میں یہ تجویز دنیا کے سامنے رکھی گئی تھی کہ ۳۹ ترقی یافتہ ملک گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں ۱۹۹۰ء میں جس مقام پر تھے اس میں ۲۰۱۲ء تک ۵ء۲ فیصد کمی کریں گے۔

آسٹریلیا ، ناروے اور آئس لینڈ یہ وہ تین ممالک ہیں جنہیں اس معاہدے کی رو سے یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ ان گیسز کے اخراج میں کچھ اضافہ کر سکتے ہیں ۔ آسٹریلیا کو اس میں ۸ فیصد اضافہ کی اجازت دی گئی تھی۔

اس پروٹوکول کی تجاویز کو اب تک صرف ۳۰ ممالک نے قبول کرتے ہوئے اس پر عمل درآمد کی کوشش کی ہے جبکہ کیوٹو پروٹوکول کے مطابق ضرورت اس امر کی ہے کہ ۵۵ ممالک اس کی پابندی کریں ۔ لیکن وہ ممالک جو سب سے زیادہ گیسز کا اخراج کر کے فضائی آلودگی کو بڑھانے کا سبب بن رہے ہیں ان کی طرف سے کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا۔ مثلاً دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک امریکہ جو دنیا کی آبادی کا صرف چار فیصد ہے گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں مجموعی لحاظ سے اس طرح سب سے آگے ہے کہ ساری دنیا سے خارج ہونے والی ان گیسز کا ایک چوتھائی حصہ صرف امریکہ خارج کرتا ہے جبکہ کیوٹو پروٹوکول کے مطابق امریکہ نے ۱۹۹۰ء کے معیار میں ۲۰۰۸ء تک ۹۳ فیصد کمی کرنی تھی لیکن اس کے برعکس صورتحال یہ ہے کہ اس میں کمی کی بجائے ۱۰ء۱ فیصد اضافہ ہو چکا ہے اور ابھی اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

اس کے بالمقابل آسٹریلیا دنیا بھر میں پیدا ہونے والی گرین ہاؤس گیسز کا صرف ۴ء۱ فیصد حصہ پیدا کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آسٹریلیا کی صورتحال یہ ہے کہ ۱۹۹۰ء کو جو معیار بنایا گیا تھا، ۱۹۹۸ء میں آسٹریلیا میں بھی یہی صورتحال قائم رہی تو ۲۰۱۰ء تک یہ شرح مزید بڑھ کر ۲۴ فیصد تک پہنچ جائے گی۔

ایک رپورٹ کے مطابق جاپان ۵ء۹ ٹن، برطانیہ ۳ء۱۲ ٹن، جرمنی ۶ء۱۲ ٹن، کینیڈا ۴ء۲۰ ٹن اور امریکہ ۲ء۲۱ ٹن فی کس کے حساب سے ان گیسز کا اخراج کر رہے تھے۔ جبکہ آسٹریلیا فی کس ۷ء۲۶ ٹن گیسز کا اخرج کر کے فی کس کے حساب سے دنیا میں سب سے آگے ہے۔

(ماخوذ از: روزنامہ "The Age" ۳۰/مارچ ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۴ و صفحہ ۲+ ۱۴/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ اول)

Money Matters
Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans,Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repaymants on mortgage or any other loan secured on it

بقیہ:برازیل کا آٹھواں جلسہ سالانہ
از صفحہ نمبر ۱۶

حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے اردو، عربی اور فارسی میں ۸۰ سے زائد کتب تحریر فرمائیں۔ ۱۸۹۴ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ساری دنیا میں یہ نشان دکھلایا کہ رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو گرہن لگا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اس نشان کی خبر دی تھی کہ "ان دنوں میں ایسا ہوگا کہ سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا"۔ (متی)۔ پس خدا جو تمام طاقتوں کا مالک ہے اس نے یہ نشان دکھلایا۔

حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے جس کے فوراً بعد آپ کا پیغام ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے آپ کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ ظفر نے بتایا کہ جو اس جلسہ میں شرکت کے خواہشمند ہیں وہ اس ٹیلیفون نمبر پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں: 242-1385۔

(۲)

اخبار Diario De Petropolis کی اشاعت منگل ۱۶؍جنوری ۲۰۰۱ء میں صفحہ اول پر یہ خبر شائع ہوئی۔ اس خبر کے ساتھ جلسہ کی تصاویر بھی شائع ہوئیں۔

احمدیہ کے جلسہ میں ۶۰ سے زائد افراد کی شرکت

اس اتوار کو مسلم جماعت احمدیہ برازیل کے آٹھویں جلسہ سالانہ میں ۶۰ سے زائد افراد نے شرکت کی جو ان کے مرکز پیترو پولس میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مختلف مذاہب کے افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کا موضوع "اسلام اور دیگر مذاہب" تھا جو وسیم احمد ظفر مبلغ انچارج نے پیش کیا جو ۱۹۹۴ء سے برازیل میں ہیں۔ انہوں نے عیسائیت، یہودیت اور اسلام سے متعلق بعض مشترکہ تعلیموں کا موازنہ پیش کیا۔ دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی جیسے پادری Volney Berken Brock جن کا تعلق گرجا "Sagrado Corasao De Jesus" سے ہے۔ اسی طرح دوسرے شہروں Rio de Janairo، Tres Rio اور Niteroi سے بھی افراد نے شرکت کی۔

(جلسہ کے) اس موضوع کے انتخاب کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ اسلام کس طرح عملی طور پر دیگر مذاہب کی عزت کرتا ہے اور کرتا چلا آیا ہے۔ اور اسی طرح یہ ثابت کرنا بھی تھا کہ اسلام دراصل دیگر مذاہب کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مصداق کے طور پر ہے۔ مبلغ انچارج نے بیان کیا کہ اسلام کے بنیادی ارکان اور اس کی حقیقت نیز اسلام میں عورت کا مقام بھی اس جلسہ کے موضوعات تھے۔ جلسہ سالانہ کا اختتام سوال وجواب کی ایک مجلس اور مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم و اسلامی لٹریچر نیز فوٹوز کی نمائش کے ساتھ ہوا۔

جیسا کہ وسیم نے بتایا کہ اسلام امن، محبت اور خدا کی کامل فرمانبرداری کا نام ہے (حضرت) محمدؐ کے ذریعہ مسیح کے ۶۰۰ سال بعد اس کی بنیاد رکھی گئی اور آج دنیا کے بڑے مذاہب میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے جو پانچ ارکان اسلام کہلاتے ہیں۔ کلمہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ مختلف اوقات میں دن میں کم از کم پانچ باز نماز پڑھنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور کم از کم ایک بار زندگی میں مکہ حج کے لئے جانا۔ وسیم نے بتایا جو پیترو پولس میں اس مذہب کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے آئے ہیں کہ یہاں بہت سے لوگ اسلام کا بہت غلط تاثر رکھتے ہیں کہ اسلام سخت اور انتہا پسند مذہب ہے اور یہ کہ عورتوں کو حقیر گردانا جاتا ہے یہ تصور بے بنیاد ہے۔

وسیم نے بتایا کہ پانچ نمازیں کوئی بڑی قربانی نہیں اور عورتوں کے لئے پردہ ان کی حفاظت کی غرض سے ہے۔ جماعت احمدیہ جس کا مرکز لندن میں ہے اسلام ہی کی ایک شاخ ہے جس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ہیں۔ پیترو پولس میں واقع اس جماعت کی تعداد گو کہ بہت کم ہے یعنی تین گھرانوں پر مشتمل، مگر یہ جنوبی امریکہ کا واحد مرکز ہے۔ جماعت ۱۷۰ سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہے جبکہ پیترو پولس میں عرصہ دس سال سے ایستراداداساؤدادا سے ۲۱۵ کے مقام پر ہے جو کہ لوگوں کے لئے کھلا ہے۔ معلومات کے لئے فون نمبر یہ ہے 242-1385۔

سوال: ایک طالب علم کے لئے سب سے اچھی دعا کیا ہو سکتی ہے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے علاوہ؟

جواب: مَیں تو دو دعائیں ملا کر بچوں کے لئے کیا کرتا ہوں جو دعا کے لئے لکھتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ اور اس کے ساتھ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کا مطلب ہے اصل باتوں کی اصل روح، اندر کی بات کو مجھے سمجھا دے اور زِدْنِیْ عِلْمًا میں علم بڑھانے کے لئے دعا ہے۔ تو یہ دونوں دعائیں ملا کر میں ہمیشہ بچوں کے لئے کیا کرتا ہوں۔ جو بھی دعا کے لئے مجھے لکھے۔ (حضور ایدہ اللہ کی 'اطفال سے ملاقات' ۱۰؍نومبر ۱۹۹۹ء)

جماعت احمدیہ مینمار (Mayanmar) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

یوم مسیح موعود اور نیشنل یوم تبلیغ کا انعقاد

(رپورٹ: عبدالماجد۔ نیشنل صدر جماعت احمدیہ مینمار)

یوم مسیح موعود

مورخہ ۲۷؍مارچ بروز منگل خدا کے فضل وکرم سے رنگون جماعت میں یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔ پروگرام صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ خاکسار نیشنل صدر جماعت نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے یوم مسیح موعود منانے کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم ایس۔ ایچ۔ اکبر احمد صاحب اور پی۔ ای۔ وی۔ ظفراللہ صاحب نے سیرۃ مسیح موعودؑ کے عنوان پر برمی زبان میں تقاریر کیں۔ پھر ایک طفل نے نظم پیش کی۔ بعدہ مکرم محمد سالک صاحب مبلغ سلسلہ نے 'پیشگوئی مسیح موعود اور اس کا ظہور' کے عنوان پر برمی زبان میں تقریر کی۔ پھر مکرم ایم۔ او۔ سی۔ قاسم صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور علم و حکمت کے موضوع پر کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کے چند پہلو برمی زبان میں پڑھ کر بیان کئے۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

☆......☆......☆......☆

نیشنل یوم تبلیغ

پروگرام کے مطابق مورخہ یکم اپریل بروز اتوار نیشنل یوم تبلیغ منانے کے لئے صبح تہجد کی نماز باجماعت ادا کر کے آغاز کیا گیا جس میں پچیس انصار اور خدام نے حصہ لیا۔ فجر کی نماز کے بعد مکرم محمد سالک صاحب مبلغ سلسلہ نے حسب معمول درس دیا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات پڑھ کر برمی زبان میں ترجمہ سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد اور غرض بیان فرمائی ہے۔ آخر پر دعوت الی اللہ اور پیغام حق پہنچانے کا طور و طریق حکمت عملی، بغیر شور اور ہنگامہ بات کرنے کا سلیقہ وغیرہ سمجھایا۔

اس کے بعد مختلف دعوت الی اللہ گروپ اپنے اپنے مقررہ سفر پر روانہ ہوئے۔ کچھ رنگون کے بعض علاقوں کی طرف گئے۔ اس طرح لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک وفد بارہ افراد پر مشتمل رنگون کے ایک علاقہ میں پیغام پہنچانے کے لئے گیا۔

احباب جماعت سے مقبول اور باثمر دعوت الی اللہ کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے

جماعت احمدیہ بلجیم کے نویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

چھ صد سے زائد افراد کی شمولیت۔ مختلف زبانوں میں مجالس سوال وجواب کا انعقاد

(رپورٹ: حامد محمود شاہ۔ امیر جماعت احمدیہ بلجیم)

جماعت احمدیہ کا ۹واں جلسہ سالانہ امسال بفضل اللہ تعالیٰ ۲۵ تا ۲۷؍مئی ۲۰۰۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بیت السلام برسلز میں منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم ہبۃ النور فرحاخن صاحب ہالینڈ سے حضور کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ آپ نے ہی جمعہ پڑھایا۔ افتتاحی اجلاس سے قبل ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ براہ راست تمام حاضرین نے سنا اور دیکھا۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس، پرچم کشائی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور نظم کے بعد محترم ہبۃ النور فرحاخن صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار حامد محمود شاہ، امیر جماعت بلجیم اور مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ بلجیم نے بالترتیب تقاریر کیں۔

کل پانچ اجلاسات ہوئے جن میں گیارہ تقاریر ہوئیں۔ تین مجالس سوال وجواب (بنگلہ، نیپالی، ڈچ اور فرنچ) ہوئیں۔ غیر احمدی مہمانوں کی تعداد ۷۵ رہی۔

اس کے علاوہ احباب جماعت کے لئے سوال وجواب کی ایک مجلس منعقد کی گئی۔ اس جلسہ میں انگریزی اور روسی بولنے والے مہمانوں کے لئے الگ ترجمہ کی سہولت بھی موجود تھی۔

جلسہ کے ایام میں نماز تہجد، باجماعت نمازوں کا التزام اور نماز فجر کے بعد درس حدیث باقاعدہ ہوتا رہا۔ بروز اتوار نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس ہوا جس میں محترم ہبۃ النور فرحاخن صاحب نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ اور دعا کے بعد ہمارا نواں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ رجسٹریشن کے مطابق شامل ہونے والوں کی تعداد چھ صد سے زائد تھی۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات سے تمام افراد کو وافر حصہ عطا فرمائے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

مکان و پلاٹ برائے فروخت

ماڈل ٹاؤن ھمک اسلام آباد میں ایک عدد مکان برائے فروخت

ڈرائنگ، ڈائننگ، ٹی وی لاؤنج، تین عدد بیڈروم اٹیچ باتھ اور کارپورچ

اس کے علاوہ ایک عدد رہائشی پلاٹ بھی برائے فروخت

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون پر رابطہ قائم کریں

00 + (49) 6181 73849

E-mail: modeltownhumak@hotmail.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ جون ۲۰۰۰ء میں صحابی رسولؐ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے بارہ میں مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ قبل ازیں بھی ۱۳؍جون ۱۹۹۷ء کو ہفت روزہ ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ کے اسی کالم میں آپؓ کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ ذیل میں بعض مزید امور پیش ہیں:-

آپؓ آنحضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارث کے فرزند تھے جنہوں نے تمام رحمی رشتوں کو اپنے آقا کی محبت کے بالمقابل قربان کردیا اور آنحضور ﷺ نے آپؓ کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا۔ حضرت اسامہؓ کی والدہ ایک جانثار صحابیہ حضرت امّ ایمنؓ تھیں۔ حضرت اسامہؓ نبوت کے ساتویں سال مکہ میں پیدا ہوئے۔

آپؓ کو بچپن ہی سے دینی مہمات میں شریک ہونے کا شوق تھا۔ غزوۂ احد کے وقت جب آنحضور ﷺ نے بعض کم سن بچوں کو واپس مدینہ جانے کا ارشاد فرمایا تو اُن بچوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔ فتح مکہ کے وقت آنحضور ﷺ نے آپؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کرلیا تھا۔ خانہ کعبہ کا دروازہ کھلنے کے بعد اس میں چار افراد داخل ہوئے ان میں حضرت اسامہؓ بھی شامل تھے۔ ۷ھ میں ایک سریہ کی قیادت بھی آپؓ نے کی، اُس وقت آپؓ کی عمر چودہ یا پندرہ سال تھی۔ اسی سریہ میں ایک ایسے دشمن کو آپؓ نے قتل کردیا جس نے آپؓ کے قابو میں آنے کے بعد لآاِلٰہ الاّ اللہ کہہ دیا تھا۔ اس واقعہ کا علم جب آنحضور ﷺ کو ہوا تو آپؐ نے شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ’’اے اسامہ! تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا؟‘‘۔ آپؓ بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ کے بار بار اظہار سے مجھے اتنی ندامت ہوئی کہ مَیں دل میں کہنے لگا کہ کاش! آج کے دن سے پہلے مَیں اسلام نہ لایا ہوتا۔

آپؓ کی پہلی شادی زینبؓ بنت حنظلہ سے چودہ سال کی عمر میں آنحضور ﷺ نے کروائی جن سے ابراہیم پیدا ہوئے۔ بعد میں اَور شادیاں بھی کیں۔

آپؓ کے والد حضرت زیدؓ اور بہت سے اکابر صحابہؓ جنگ موتہ میں رومی سرحد پر شہید ہوگئے۔ آنحضور ﷺ نے اپنی وفات سے قبل رومیوں کے مقابلہ کے لئے جو لشکر تیار کیا تھا اس کا امیر ۱۸ سالہ حضرت اسامہؓ کو مقرر فرمایا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے کبار صحابہؓ بھی شامل تھے۔ آنحضور ﷺ نے خود آپؓ کو عَلَم سے نوازا۔ لشکر کوچ کی تیاری میں تھا کہ آنحضور ﷺ کا وصال ہوگیا۔ حضرت اسامہؓ کو آنحضورؐ کا جسد مبارک قبر میں اتارنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

آنحضور ﷺ آپؓ سے گہری محبت رکھتے تھے۔ ایک زانو پر اسامہؓ کو بٹھاتے اور دوسرے پر اپنے نواسے حضرت حسنؓ کو، اور دعا کرتے کہ اے اللہ! مَیں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اس لئے تُو بھی محبت فرما۔

آپؐ وفور محبت میں آپؓ سے مذاق بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار مسکرا کر فرمایا کہ اگر یہ بیٹی ہوتی تو مَیں اس کو خوب زیور پہناتا اور بناؤ سنگھار کرتا۔

آنحضور ﷺ آپؓ کو تحائف بھی دیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک مشرک نے ایک بیش قیمت حلّہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا، البتہ قیمتاً لے لوں گا۔ چنانچہ پچاس دینار میں خرید لیا۔ اُسے ایک مرتبہ پہنا اور پھر اسامہؓ کو دیدیا۔ اسی طرح ایک دفعہ دِحیہ کلبیؓ نے کتان کا کپڑا حضورؐ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کیا جو آپؐ نے اسامہؓ کو دیدیا۔

حضرت اسامہؓ بہت شدت سے پابندی سنّت کا خیال رکھنے والے وجود تھے۔ بہت سے کبار صحابہؓ بھی حضرت اسامہؓ سے دینی مسائل کے بارہ میں پوچھا کرتے تھے۔ آپؓ نے ۱۲۸؍روایات بیان کی ہیں۔ آپؓ کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔

٭٭٭

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۱۵؍ستمبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم عطاء المنان طاہر صاحب کی ایک نعت سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

یادوں کے ہیں کہار اور دلہن خیال کی
طیبہ کو چل پڑی ہے تخیّل کی پالکی
جس کے جمال و حسن کی مدحت خدا کرے
مدحت کروں مَیں کیسے بھلا اس جمال کی
مجھ سا گناہ گار اور مدحت حضورؐ کی
طاہر کے کام آگئی بندش خیال کی

٭٭٭

باسکٹ بال

باسکٹ بال کے بانی ڈاکٹر جیمز سمتھ ہیں جو کینیڈین نژاد تھے اور امریکہ میں فزیکل ایجوکیشن کے استاد اور سکول کی فٹ بال ٹیم کے کوچ تھے۔ ۱۸۹۱ء کی شدید سردی میں جو فٹ بال کھیلنا ناممکن ہوگیا تو انہوں نے سکول کے سپرنٹنڈنٹ سٹیبن سے اس بارہ میں تبادلہ خیال کیا کہ کسی چیز کو بالکونی میں لٹکاکر اُس میں فٹ بال ڈالا جاسکے۔ مسٹر سٹیبن نے اُنہیں آڑو کی دو خالی ٹوکریاں لادیں جنہیں بالکونی کے اندر دونوں سروں پر لٹکادیا گیا اور اس طرح باسکٹ بال کا آغاز ہوگیا۔ باسکٹ بال کا پہلا باقاعدہ میچ ۱۸۹۲ء میں کھیلا گیا۔ ڈاکٹر جیمز سمتھ نے اس کھیل کے ابتدائی ضابطے بنائے جو ۱۸۹۶ء تک اُن کی نگرانی میں ہی بنتے رہے جس کے بعد ایمچر اسپورٹس فیڈریشن نے اس کھیل کی ذمہ داری سنبھال لی۔ چند ہی سال میں یہ کھیل مقبولیت کے مراحل طے کر کے یورپ میں داخل ہوگیا اور خاص طور پر فرانس میں بہت مقبول ہوا۔ سب سے پہلا انٹرنیشنل ٹورنامنٹ ’’انٹر الائیڈ گیمز‘‘ ۱۹۱۹ء میں فرانس میں منعقد ہوا جس میں فرانس، اٹلی اور امریکہ نے شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ امریکہ نے جیت لیا۔ ۱۹۲۴ء میں اولمپک گیمز میں باسکٹ بال کے نمائشی میچ کروائے گئے۔ ۱۸؍جنوری ۱۹۳۲ء کو جنیوا میں آٹھ ممالک نے انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن قائم کی۔ ۲۰۰۰ء تک اس کے ممبر ممالک کی تعداد ۲۰۱؍ہوچکی تھی۔ اس کھیل کے بارہ میں مکرم عبدالحلیم سحر صاحب کے قلم سے دو مضامین روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۲۵؍مارچ و ۲۶؍اپریل ۲۰۰۰ء کی زینت ہیں۔

۱۹۳۶ء کے اولمپک مقابلوں میں پہلی بار باسکٹ بال کا کھیل شامل ہوا اور امریکہ نے پہلا اولمپک ٹائٹل جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس کھیل کے بانی ڈاکٹر جیمز نے فاتح ٹیم کو طلائی تمغے پہنائے۔ ۱۹۴۹ء میں امریکہ کی نیشنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن (NBA) کا آغاز ہوا۔ امریکہ کے پیشہ ور کھلاڑیوں کو ۱۹۸۸ء تک اولمپک میں کھیلنے کی اجازت نہیں تھی۔ ۱۹۹۲ء کے بارسلونا (سپین) اولمپک میں پہلی بار اجازت دی گئی۔ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۹۶ء تک زیادہ تر امریکہ ہی اولمپک چیمپئن رہا۔ تاہم دو مرتبہ روس اور ایک بار یوگوسلاویہ نے یہ اعزاز حاصل کیا۔

ایشیا میں اس کھیل کی مقبولیت میں جاپان اور فلپائن نے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۶۰ء میں ایشین باسکٹ بال کنفیڈریشن قائم ہوئی اور اسی سال ایشین باسکٹ بال چیمپئن شپ کا انعقاد فلپائن کے شہر منیلا میں ہوا۔ برصغیر میں YMCA اور ان کے مشن نے بمبئی، دہلی، لاہور اور سیالکوٹ میں یہ کھیل ۱۹۰۰ء میں شروع کردیا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں گارڈن کالج راولپنڈی میں بھی اس کا آغاز ہوگیا۔ ۱۹۱۵ء میں YMCA نے آل انڈیا باسکٹ بال چیمپئن شپ کا آغاز کیا جو ۱۹۴۰ء تک باقاعدہ منعقد ہوتی رہی۔

قیام پاکستان کے وقت ملک بھر میں باسکٹ بال کی صرف آٹھ ٹیمیں تھیں اور ایف سی کالج لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر شیلس پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر میں اس کھیل کی نمایاں شخصیات کا کنونشن بلایا اور اس طرح ایسوسی ایشن کی سرگرمیاں پُرجوش انداز میں جاری ہوئیں۔ ۱۹۵۰ء میں پاکستان ایمچر باسکٹ بال فیڈریشن قائم ہوئی۔ مبارک علی خان جنہیں بابائے باسکٹ بال کہا جاتا ہے پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے پہلے سیکرٹری جنرل تھے۔ ۱۹۷۰ء میں پاکستان ایشین باسکٹ بال کنفیڈریشن کا رکن بنا۔

ربوہ میں باسکٹ بال کا آغاز ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے اس کھیل کی مقبولیت کے لئے بہت محنت کی۔ ۵۷ء میں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے باقاعدہ باسکٹ بال گراؤنڈ کا افتتاح کیا۔ ۵۹ء میں یہ گراؤنڈ اینٹیں لگواکر پکّی بنالی گئی۔ ۵۹ء میں یہاں پہلا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کیا جبکہ اختتام پر حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ یہ ٹورنامنٹ پولیس کی ٹیم نے برادرز کلب لاہور کو فائنل میں ہرا کر جیت لیا۔ پھر ایک لمبا عرصہ یہ ٹورنامنٹ باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتا رہا۔ ۵۹ء میں ہی تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے زونل چیمپئن شپ جیت لی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں احمدیوں کو قومی سطح پر باسکٹ بال کی خدمت کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۵ء تک سینٹرل زون (پنجاب) باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ اگرچہ حضورؒ دوبارہ بھی منتخب ہوگئے تھے لیکن خلیفہ بننے کے بعد یہ عہدہ چھوڑ دیا۔ اسی طرح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ ۷۴ء تا ۷۵ء پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے صدر رہے۔

مکرم چودھری محمد علی صاحب کئی سال تک پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سینئر وائس صدر رہے، صدر پنجاب رہے اور لمبا عرصہ تک رکن سلیکشن کمیٹی پاکستان رہے۔ آپ دو بار پاکستانی ٹیم کے مینیجر کی حیثیت سے ترکی اور تھائی لینڈ بھی گئے۔ اسی طرح مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب سینٹرل زون (پنجاب) باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے اہم عہدیدار اور سلیکشن کمیٹی کے رکن رہے۔

میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب پاکستان باسکٹ بال ٹیم کے کپتان رہے اور ایک لمبا عرصہ پاکستان آرمی کی ٹیم کے بھی کپتان رہے۔ مکرم عبدالرحیم احمد صاحب بھی پاکستان کی قومی باسکٹ بال ٹیم کے کپتان رہے۔ مکرم پروفیسر سراج الحق قریشی صاحب اس وقت پاکستان ریفری بورڈ کے سیکرٹری ہیں اور چودہ سال سے اس بورڈ کے رکن ہیں۔ آپ ایران اور ہانگ کانگ میں پاکستان کی نمائندگی بھی کرچکے ہیں۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب پنجاب ٹیم کے کپتان نیز کمبائنڈ یونیورسٹیز کے بھی کپتان رہے۔ مضمون نگار (عبدالحلیم سحر) گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور کی ٹیم کے کپتان رہے۔ مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کی ٹیم کی کپتانی کی۔ (مضمون نگار نے احمدی کھلاڑیوں کی ایک طویل فہرست شامل کی ہے جنہوں نے پاکستان کی اوّل درجہ کی ٹیموں کی طرف سے کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا)۔

ایک اَور بڑا ٹورنامنٹ ’’نیشنل چیمپئن شپ‘‘ بھی پہلی بار ربوہ میں کھیلا گیا تھا جو پاکستان ایئرفورس نے جیتا تھا۔ فضل عمر کلب ربوہ کا شمار پنجاب کی اہم ٹیموں میں ہوتا ہے۔ یہ ٹیم کئی سال تک پنجاب کی رنرزاَپ رہی۔ ربوہ کے کھلاڑیوں نے پاکستان میں ہر سطح پر اپنی مہارت کا لوہا منوایا ہے اور تعلیم الاسلام کالج نے بھی مختلف سطحوں پر کئی ٹورنامنٹ جیتے ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
16/07/2001 - 22/07/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 16th July 2001

00.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Class with Huzoor
Class No.138, Rec:13.02.94 First Part
02.05 MTA USA: Documentary, Glacier Bay
02.40 Ruhani Khazaine
16th Programme of Volume 3 of Izala Oham
03.20 Rencontre avec les Francophones Rec: 09.07.01
04.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.355 Rec.11.12.97
05.20 Learning Chinese: Lesson No. 222
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.10 Interview: of Saqib Zervi Sb – Part 2
08.00 Ruhani Khazaine: ®
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.355 ®
10.00 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
11.00 Children's Corner: Workshop No.2
11.20 Learning Chinese: Lesson No.222 ®
12.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.40 Bangali Service: Various Items
13.40 Rencontre Avec Les Francophones: ®
14.55 MTA USA: Documentary, Glacier Bay ®
15.40 Children's Corner: Class No.138 - Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.355 ®
20.20 Turkish Programme:
20.50 Majlis e Irfan: Rec: 06.07.01
21.50 Ruhani Khazaine: Quiz Programme ®
22.30 MTA USA: Documentary ®
23.25 Learning Chinese: Lesson No.222 ®

Tuesday 17th July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00 Children's Corner: Guldasta No.44
Produced by MTA Pakistan
01.35 Children's Corner: Yassarnal Quran Class
02.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.198
03.10 Medical Matters: ' Facial Care'
Host: Dr. Sultan Ahmad Mubasher Sahib Guest:Dr. Abdul Rafq Sami
03.40 Mulaqat With Bengali Friends Rec:10.07.01
04.40 Learning Languages: Le Francais c'est Facile
05.00 Urdu Class: Lesson No.224 Rec.15.11.96
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 16.06.00
08.10 Medical Matters: 'Facial Care' ®
09.00 Urdu Class: Lesson No.224 ®
10.00 Indonesian Service: Various Programmes
11.00 Children's Corner: Guldasta No.44 ®
11.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.7 ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Bengali Mulaqat: With Huzoor ® Rec:10.07.01
14.55 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.198 ®
16.00 Children's Corner: Guldasta No.44 ®
Produced by MTA Pakistan
16.40 Children's Corner: Yassarnal Quran No.3
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Learning French ®
Lesson No.7
18.35 French Programme: Lajna Programme
19.00 Urdu Class: Lesson No.224 ®
20.00 MTA Norway: Book reading
Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.30 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.25 Medical Matters: 'Facial Care' ®
22.00 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.198 ®
23.05 Interview: of Amir Jama'at Multan District
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®

Wednesday 18th July 2001

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Hikayatee Shereen
Produced by MTA Pakistan
01.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
02.00 Documentary: from MTA USA
03.00 MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No.3
03.35 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:02.02.00
04.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq Lesson No.55
Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
04.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.356 Rec:16.12.97
06.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00 Swahili Programme: Muzakhrah
Hosted by Abdul Basit Shahid Sahib
07.50 Swahili Programme: Dars ul Hadith
08.30 MTA Lifestyle: Al Maidah
How to prepare Arui ki Bhajya
09.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.356 ®
10.00 Indonesian Service: ®
11.0 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.55 ®
11.30 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
15.00 Documentary: From MTA USA
16.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.55 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Children's Class
Lesson No.22, from Ile Maurice
19.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.356 ®
20.30 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.20 Speech: 'In the company of the righteous'. ®
By Maulana Mubashir Ahmad Khaloon Sahib
Produced by MTA Pakistan
22.55 Documentary: ®
23.00 MTA Lifestyle: Perahan, Sewing Lesson No.3 ®
23.35 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.55 ®

Thursday 19th July 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Guldasta No.45
Produced by MTA Pakistan
01.30 Documentary: A visit to Muree
Produced by MTA Pakistan
02.00 Homeopathy Class: Lesson No.35
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
03.05 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.93
Hosted by Faheem Ahmad Khadim Sahib
03.40 Q/A Session: Held at Atfal Rally
Rec: 13.04.96
04.30 Learning Languages: Learning Chinese
Lesson No.3
Hosted by Usman Chou Sahib
05.00 Urdu Class: Lesson No.225 ®
Rec: 16.11.96
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Sindhi Prog.: Quiz seerat un Nabi (saw)
07.20 Sindhi Prog.: Dars ul Hadith
08.00 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.93 ®
08.35 Speech: By Maulana Abdus Salam Tahir Sb
On the occasion of Jalsa Salana Wah Kant
09.00 Urdu Class: Lesson No.225 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Learning Chinese: Lesson No.3 ®
11.30 Children's Corner: Guldasta No.45 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Friday Sermon
Rec:18.08.95
13.35 Q/A Session: Held at the Atfal Rally ®
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.35 ®
15.55 Children's Corner: Guldasta No.45 ®
Produced By MTA Pakistan
16.35 Learning Chinese: Lesson No.3 ®
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme:
19.05 Urdu Class: Lesson No.225 ®
20.30 Q/A Session: Held at the Atfal Rally ®
21.30 Documentary: A visit to Muree ®
21.55 Homeopathy Class: Lesson No.35 ®
22.55 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.93 ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.3 ®

Friday 20th July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: from Canada
Class No.56, With Naseem Mehdi Sb
01.50 Majlis-e-Irfan: With Huzoor
Rec:13.10.00
02.50 Lajna Magazine: No.4
Produced by MTA Pakistan
03.15 Documentary:
04.00 Urdu Class: Lesson No.226
05.10 MTA Sports: Kabadi Match
Gujranwala vs Faislabad
06.05 Tilawat, Dars Hadith, News
07.00 Saraiky Programme: Friday Sermon
Rec: 26.01.01
07.35 Speech: 'Worship'
By Ch. Hameedullah Sahib
08.10 Lajna Magazine: Prog. No.4 ®
08.45 MTA Variety: 'Our Magazine'
Host: Yousuf Sohail Shouq Sahib
09.10 Urdu Class: With Huzoor ®
10.20 Indonesian Service: Various Items
10.55 Bengali Service: Various Items
11.15 MTA Sports: Kabadi Match ®
11.50 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: Live From London
13.00 Tilawat, News
13.25 Majlis e Irfan: Rec.13.10.00
14.25 Documentary: ®
15.00 Friday Sermon: ®
15.55 Children's Corner: Class No.56 ®
Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.15 French Programme: Interview, more....
19.00 Urdu Class: Lesson No.226 ®
20.30 Friday Sermon ®
21.30 Documentary: ®
22.00 Majlis Irfan: Rec.13.10.00 ®
22.45 Lajna Magazine: No.4 ®
23.15 MTA Sports: Kabadi Match ®

Saturday 21st July 2001

00.00 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Children's Corner: Programme No.4
Based on the Waqfeen e Nau Syllabus
Produced by MTA Pakistan
01.20 Kehkashan Prog: 'Spending in the way of Allah'
Host: Nafees Ahmad Ateeq Sahib
02.00 Friday Sermon: ®
02.55 Computer for Everyone: Part 108
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
03.00 Mulaqat: With German Speaking Friends
Rec:11.07.01
04.00 Learning Language: Urdu Asbaaq
Lesson No.3
By Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
05.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.357
Rec:17.12.97
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 MTA Mauritius: Atfal Programme
08.05 Tabarukaat: Jalsa Salana Rabwah 1972
By Hadhrat Ch. Muhammad Zafrullah Khan Sb
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.357 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Learning Languages: Urdu Asbaq ®
Lesson No.3
11.30 Children's Corner: Waqfeen e Nau Prog. No.4 ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat With German Speaking Friends ®
14.35 Computers For Everyone: Part No.108 ®
15.10 Quiz: Khutbat-e-Imam
15.55 Children's Class: With Huzoor
Rec: 21.07.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat & French Programme
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.357 ®
20.00 Arabic Programme: Tafseer ul Kabir
By Munir Adilbi Sahib – Prog. No.25
20.30 Mulaqat With German Speaking Friends ®
21.30 Computers for Everyone: Part No.108 ®
22.05 Children's Class: Class with Huzoor ®
23.05 Quiz: Khutabate-e-Imam ®
23.35 Learning Languages: Urdu Asbaq No.3 ®

Sunday 22nd July 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class with Huzoor
01.30 Darsul Quran: From London
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
Lesson No.3, Rec: 23.12.98
03.00 Hamari Kainat: No.100
Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
03.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat
Rec:15.07.01
04.30 Documentary
04.50 Urdu Class: Lesson No.227
06.05 Tilawat, News
07.00 Dars ul Quran: Lesson No.3 ®
08.30 Chinese Programme: Book reading
Presented by Usman Chou Sahib
09.00 Urdu Class: Lesson No.227 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Class with Huzoor ®
Rec:21.07.01
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Friday Sermon: Rec.14.07.01 ®
16.30 Children's Corner: Class with Huzoor ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 English Language Programme
19.00 Urdu Class: Lesson No.227 ®
20.00 Hamari Kaenat: No.100 ®
20.30 Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
22.00 Dars ul Quran: Lesson No.3 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, July 13, 2001 Issue No. 28

جماعت احمدیہ برازیل کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ مبلغ برازیل)

خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برازیل نے مورخہ ۱۳، ۱۴ر جنوری ۲۰۰۱ء کو نئی صدی کا پہلا اور اپنا مسلسل آٹھواں جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق پائی۔

جلسہ سے قبل ایک لوکل ٹیلی ویژن چینل Canal-14 نے بھی خصوصی طور پر خاکسار کا انٹرویو ریکارڈ کیا اور ہفتہ مؤرخہ ۱۳ر جنوری کی شام کی خبروں میں یہ انٹرویو نشر کیا۔ اس انٹرویو میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا تھا۔

علاوہ ازیں مختلف اخبارات میں انٹرویوز دئے اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے علاوہ جلسہ سالانہ کا مقصد اور اہمیت بھی واضح کی گئی۔ اسی ناطے دو اخبارات Tribuna De Petropolis اور Diario De Petropolis نے جلسہ سالانہ کی بہت اچھی اور نمایاں خبریں شائع کیں اور جماعت کا بھی تفصیلی تعارف کروایا۔ ان دونوں اخبارات نے جلسہ سالانہ کے بعد بھی تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی کی خبر دی۔ یوں ایک کثیر تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

گو کہ ٹیلی ویژن انٹرویو اور اخباری خبروں کے ذریعہ اس جلسہ میں شمولیت کی سب کو دعوت عام تھی تاہم ایک خصوصی دعوت نامہ تیار کر کے بھی کم و بیش ۴۰۰ ۔افراد تک پہنچایا گیا۔ برازیل کے مختلف شہروں میں ۴۰ کے قریب اسلامک سینٹرز ہیں ان سب کو بھی یہ دعوت نامہ لٹریچر کے ساتھ بھجوایا گیا۔ بہت سے افراد کو دستی دعوت نامہ بھی دیا گیا اور اسی طرح ذاتی روابط کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز مورخہ ۱۳ر جنوری بروز ہفتہ خاکسار وسیم احمد ظفر مبلغ انچارج کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت کے موضوع پر افتتاحی خطاب کیا جس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت نے بھی تقریر کی۔ اس کے بعد چند دلچسپ مقابلہ جات کروائے گئے۔

جلسہ کے دوسرے دن ۱۴ر جنوری بروز اتوار اختتامی اجلاس میں ۶۰ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ بھاری تعداد مقامی عیسائی افراد کی تھی۔ امسال جو مرکزی موضوع تھا وہ "اسلام اور دیگر مذاہب" مقرر کیا گیا تھا۔

خاکسار نے اپنی تقریر "اسلام اور دیگر مذاہب" میں اول طور پر ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو بائبل اور انجیل میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے متعلق موجود ہیں اور بتایا کہ سوائے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی ان پیشگوئیوں کا مصداق نہیں ٹھہرتا۔ اس لئے اسلام کو ماننا اپنی مذہبی کتب کو ماننا ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار نے تینوں بڑے مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی بعض ایسی تعلیمات کا ذکر کیا جو مشترک ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ ایک ہے، والدین کی عزت، نجات کا تصور اور دعا کے متعلق حوالہ جات۔ آخر میں خاکسار نے اسلام کے عقائد اور احمدیت کا تعارف بھی کروایا۔

خاکسار کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب جنرل سیکرٹری نے تقریر کی جس کا موضوع تھا "میں نے اسلام مذہب کیوں اختیار کیا؟" انہوں نے بالخصوص ذکر کیا کہ اسلام تمام مذاہب کی عزت کرتا ہے، عورتوں کو حقوق اور عزت کا مقام دیتا ہے۔

اختتامی تقریر مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "Genetic Engeneering" تھا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge & Truth" کی روشنی میں اس موضوع کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس موقع پر تراجم قرآن کریم، دیگر اہم لٹریچر، مختلف چارٹس، بینرز اور فوٹوز کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جو مکرم عبدالرشید صاحب جنرل سیکرٹری نے بڑی محنت سے تیار کی تھی۔ آخر میں حاضرین کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا جو مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ اور مکرمہ طاہرہ ثمینہ گارسیا صاحبہ نے انتھک محنت کے ساتھ تیار کیا تھا۔

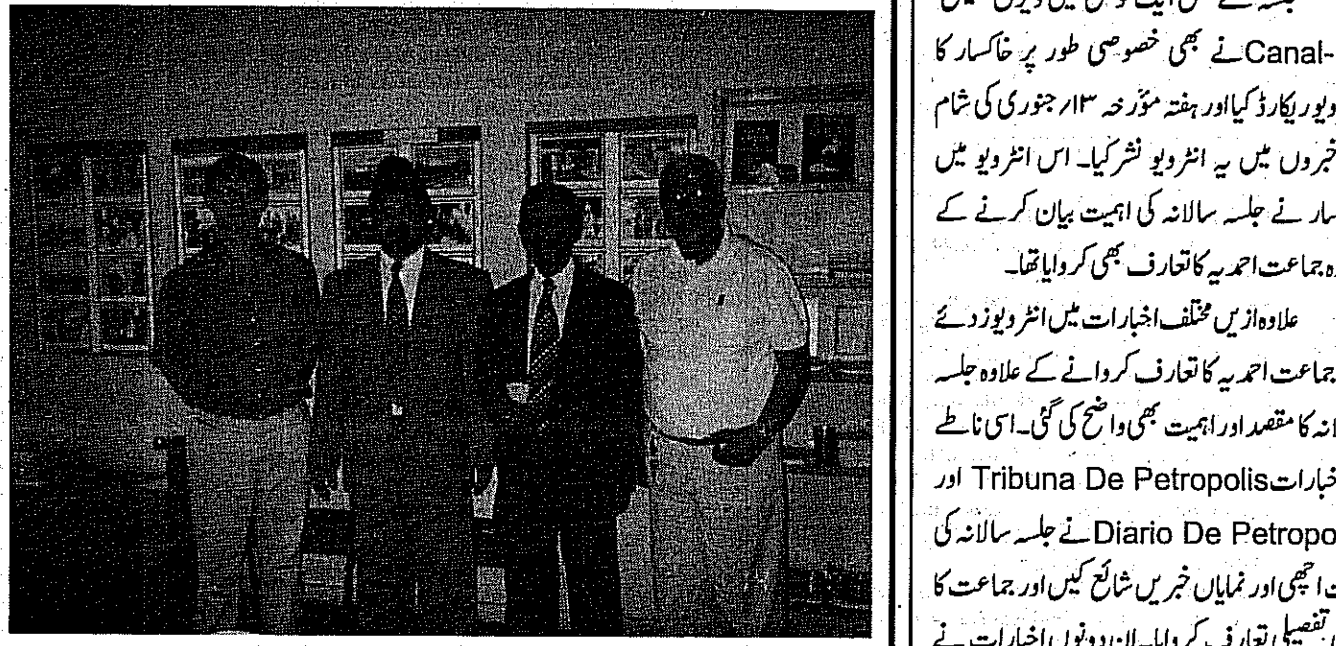

برازیل کے جلسہ میں شامل ایک پادری مہمان۔ وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ اور سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برازیل میں جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے سامان فرمائے اور لوگوں کے دل اسلام احمدیت کے لئے کھول دے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں

اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)

اخبار Tribuna De Petrpolis کی اشاعت جمعہ ۱۲ر جنوری ۲۰۰۱ء میں شائع شدہ خبر کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

جماعت احمدیہ اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے اس جلسہ کا موضوع اسلام اور دیگر مذاہب ہے۔

مغرب میں عام طور پر اسلام کا بہت منفی تاثر پایا جاتا ہے مثلاً یہ کہ اسلام انتہاء پسند اور تشدد پسند مذہب ہے۔ نیز عورتوں کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ ان بدخیالات کا ازالہ کرے گی اور قرآن کریم جو مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے نیز بانیٔ اسلام (حضرت) محمدؐ کی تعلیم اور عملی نمونوں سے ثابت کرے گی کہ اسلام انتہا پسند یا تشدد پسند مذہب ہرگز نہیں ہے۔ وسیم احمد ظفر صدر جماعت احمدیہ پیروپولس نے بیان کیا۔

وسیم نے بتایا کہ اسلام امن اور محبت کا مذہب ہے جو دوسرے تمام مذاہب کی عزت کرتا ہے۔ جلسہ کے دوران دوسری مذہبی کتب کی ان پیشگوئیوں کو بھی بیان کیا جائے گا جو اسلام سے متعلق ہیں نیز دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا بھی بیان ہوگا۔ تقاریر جماعت کے مرکز واقع ایسترادادا ساؤدادے، ۲۱۵ سیتر ویوس کے مقام پر ۱۴ر جنوری کو اتوار کے دن صبح پونے گیارہ بجے ہونگی جس میں شرکت کی دعوت عام ہے۔ جلسہ کے بعد شرکاء جلسہ سوالات کر سکتے ہیں اور اسلام اور احمدیت کے متعلق اپنے شکوک و شبہات کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر ایک نمائش کا بھی اہتمام ہوگا جس میں قرآن کریم جو کہ مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے اس کے مختلف زبانوں میں تراجم پیش کئے جائیں گے۔ مقررین میں وسیم احمد ظفر صدر و مبلغ انچارج، سید محمود احمد نائب صدر اور عبدالرشید جنرل سیکرٹری شامل ہیں۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء کو انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود ہیں جس کا تمام یہودی، عیسائی اور مسلمان انتظار کر رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں آپ نے پرانی بائبل، نئی بائبل اور قرآن کریم سے مختلف حوالہ جات اور پیشگوئیاں بھی بیان کیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دراصل آپ ہی مسیح موعود ہیں۔

اس پیغام کو پھیلانے کے لئے آپ نے ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی جو آج ۱۷۰ سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔